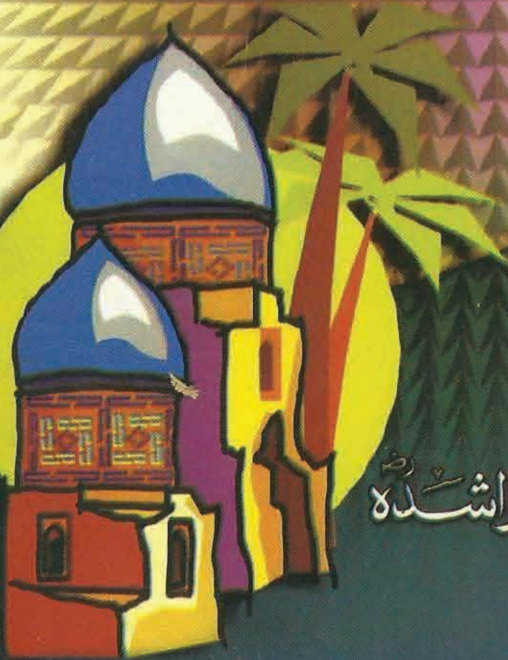
یا اللہ مدد

اک حقیقت ہے جو ہوا چاہتی ہے آشکارا
مدعا میرا کسی کی ابرو ریزی نہیں

# اِنکشافِ حقیقت

تالیف

اے۔جی ندیم

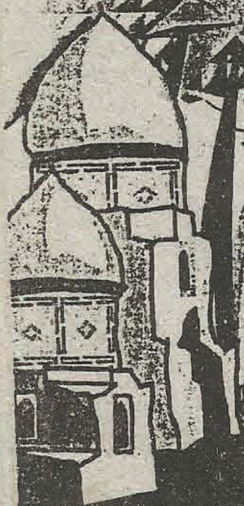


داعیانِ نظامِ خلافت راشدہ

یا اللہ مدد

اک حقیقت ہے جو ہوا چاہتی ہے آشکارا
مدعا میرا کسی کی آبروریزی نہیں

# انکشاف حقیقت



تالیف

اے بی ندیم

داعیانِ نظامِ خلافت راشدہؓ

یا اللہ مدد


نام کتاب ——— انکشاف حقیقت

مصنف ——— عبدالغفور ندیم

ناشر ——— مکتبہ خلافت راشدہ

صفحات ——— ۱۱۶

قیمت ——— ۸۰ روپے


## فہرست مضامین

صفحہ

# انتساب

## انتساب

سینٹرل جیل کراچی میں اسیری کے دوران ایک عزیز "محمد رفیق الاسلام" نے شیعہ کے کفریہ عقائد کو عوام الناس کے سامنے لانے کے لئے علمی موشگافیوں اور ثقیل و مشکل ترین اصطلاحات کے بجائے عام فہم تحریر کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اور بار بار اصرار کیا کہ جیل میں فرصت کے ان لمحات میں یہ کارخیر انجام دیدیں۔ چنانچہ موصوف (جو ہمارے ساتھ ہی دار القران کی بیرک میں تھے) کے بے حد اصرار پر میں اللہ کے بھروسے پر اس کارخیر کے لئے کمربستہ ہو گیا۔

چنانچہ میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تحفظ کے لئے قید و بند کی صعوبتوں سے گذرنے والے جھنگوی شہیدؒ کے روحانی فرزندوں کے نام منسوب کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین



## دیباچہ

اک حقیقت ہے جو ہوا چاہتی ہے آشکارا
مدعا میرا کسی کی آبرو ریزی نہیں

اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے جسے خدائے بزرگ و برتر نے تمام ادیان باطلہ پر غلبے کے لئے نازل فرمایا ہے۔ یہ جس طرح قرن اول میں اولاد آدمؑ کے لئے دنیوی و اخروی کامرانیوں کا موجب تھا اسی طرح آج بھی ہے اور جب تک نوع انسانی اس کرۂ ارضی پر جلوہ افروز ہے، اسلام اس کی فلاح و نجات کا ضامن ہے۔ اور رہے گا۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے عقل سلیم رکھنے والوں نے اسے بصد خوشی قبول کیا اور اس سے محبت و عقیدت کی وہ مثال قائم کی کہ تاریخ ان قدسی صفات لوگوں پر فخر کرتی ہے، اور انہیں دنیائے انسانیت کے لئے مشعل راہ قرار دیتی ہے۔

جوں جوں اسلام کا پیغام صدق و وفا پھیلتا گیا، کفر و زندقہ کو اپنی بربادی اور موت دکھائی دینے لگی۔ چنانچہ اس نے اسلام کا راستہ روکنے کے لئے سازشوں کا جال بچھا دیا اور اس مذموم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اہل اسلام پر مظالم و شدائد کی انتہا کر دی۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ حق میں اس قدر اذیتیں دی گئیں کہ آپؐ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ: جتنا

مجھے دین کے راستے میں تکلیف دی گئی ہے اتنی مجھ سے پہلے کسی کو تکلیف نہیں دی گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مظالم و مصائب سے جب کفار اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے آپؐ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے صحابہ کرامؓ پر شدائد و آلام کی روایت اپنائی اور انہیں اسلام لانے کے جرم میں اس قدر مصائب کا سامنا کرنا پڑا کہ جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جگر کانپنے لگتا ہے۔ لیکن ان تمام تر مظالم و شدائد کے باوجود اہل اسلام کو صراط مستقیم سے برگشتہ نہ کیا جا سکا اور پوری قوت خرچ کر دینے کے باوجود اسلام کو مٹانے کی سازش کامیاب نہ ہو سکی۔ اس لئے کہ۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

اسلام کے خلاف کفر کی کھلی جارحیت جب بے سود ثابت ہوئی اور تندی باد مخالف نے اسلام کو پہلے سے زیادہ عروج و سطوت عطا کر دی تو اب دنیاء کفر نے طریقہ واردات بدلا اور یہ طے پایا کہ مسلمانوں کو مسلمان بن کر نقصان پہنچانے کا وطیرہ اختیار کیا جائے، اس لئے کہ اسلام کی کھلی مخالفت کر کے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا تجربہ ناکام رہا ہے۔

چنانچہ اب اسلام کی روز افزوں ترقی پر سانپ کی طرح پیچ و تاب کھانے والوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا اور بباطن اپنے کفر پر پختہ رہے، ایسے لوگوں کا ذکر اللہ رب العزت نے سورۃ البقرۃ کے دوسرے رکوع میں کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الاخر



وماهم بمومنين○(البقرۃ ع ۲)

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ بظاہر تو کلمہ پڑھتے تھے اور بارگاہ رسالتؐ میں اس بات کا اقرار بھی کرتے تھے کہ ہم مومن ہیں، اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، قیامت کے دن پر بھی ایمان رکھتے ہیں، لیکن ان کا ایمان چونکہ محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے تھا اس لئے اللہ رب العزت نے ان کے ایمان کو تسلیم کرنے کے بجائے واضح لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ لوگ صاحب ایمان نہیں ہیں۔

مذکورہ بالا گفتگو سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ مسلمان بننے کے لئے صرف کلمہ طیبہ پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ کلمہ پڑھنے کے بعد اسلام کے دیگر احکام کو دل و جان سے تسلیم کر لینا بھی ضروری ہے۔ مثلاً" قرآن پاک سمیت تمام الہامی کتب پر ایمان لانا۔ تمام انبیاء پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا۔ صحابہ کرامؓ کو معیار ایمان و معیار حق سمجھنا وغیرہ۔

ذرا غور فرمائیں۔ اگر کوئی شخص کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن قرآن کریم کو صحیح، لاشک ولاریب کتاب نہیں مانتا۔

کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے۔

کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ کو کافر و مرتد کہتا ہے۔

کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن زنا کو جائز قرار دیتا ہے۔

کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن زکوۃ کا انکار کرتا ہے۔

تو کیا ایسے شخص کو آپ مسلمان ماننے کے لئے تیار ہونگے؟ نہیں اور ہرگز نہیں اس لئے کہ وہ کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات کا انکار کر رہا ہے، لہٰذا ایسی صورت میں اس کے کلمہ کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے کلمہ بھی پڑھا تھا، مسلمانوں کی مجالس میں بھی شریک ہوتا تھا، مسلمانوں کے مشوروں میں بھی اسے شریک کیا جاتا تھا لیکن اللہ کے ہاں اس کے ایمان اور کلمہ کو پزیرائی حاصل نہ ہو سکی بلکہ جب وہ مرا تو اللہ رب العزت نے حضورؐ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے بھی روک دیا اور اس کی قبر پر دعاء مغفرت سے بھی منع کر دیا۔

آج سپاہ صحابہؓ کے کارکنان جب شیعہ کو "غیر اسلامی فرقہ کہتے ہیں تو عام لوگ فورا" چیخ اٹھتے ہیں کہ شیعہ تو کلمہ پڑھتے ہیں اسلئے وہ کافر کیسے ہو سکتے ہیں؟ ایک کلمہ گو شخص کو غیر مسلم کیسے کہا جا سکتا ہے؟ تو جوابا" عرض ہے کہ شیعہ اسی طرح کے مومن ہیں جس طرح کے مومنوں کا ذکر سورۃ البقرہ کے دوسرے رکوع کی ابتدا میں آیا ہے کہ وہ لوگ کلمہ پڑھ کر، اللہ اور آخرت پر ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مومن کہتے تھے لیکن اللہ کے ہاں ان کے کلمے، عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت کا کوئی اعتبار نہیں تھا بلکہ ان کے دعویٰ ایمان کے باوجود اللہ نے ان کو مومن تسلیم نہیں کیا اور صاف لفظوں میں کہہ دیا وماھم بمومنین۔ وہ مومن نہیں ہیں۔

زیر نظر کتاب میں اسی حقیقت کو ایک مکالمے کے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اہل تشیع کلمہ گو ہونے کے باوجود علماء امت کی نظر میں دائرہ اسلام سے خارج کیوں ہیں؟

آیئے! کتاب کا بغور مطالعہ کیجئے اور شیعیت کے بارے میں اصل حقائق



سے آگاہ ہو کر اپنے قلب و ذہن کو تذبذب سے بچایئے اور سپاہ صحابہؓ کے موقف کی صداقت سے آگاہی حاصل کیجئے۔

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں اکثر راہزن بھی ہوتے ہیں

بندہ، اے۔جی ندیم
سینٹرل جیل کراچی
یکم رمضان المبارک ۱۷ھ

مکالمه

# مکالمہ

سلیم اور شبیر دو دوست ہیں، سلیم سنی العقیدہ مسلمان ہے اور شبیر شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے، دونوں کالج کے طالب علم ہیں، سلیم سپاہ صحابہؓ کے مشن سے کافی ہمدردی رکھتا ہے، چنانچہ ایک روز دونوں کے درمیان شیعہ، سنی کے موضوع اور سپاہ صحابہؓ کی تحریک کے عنوان سے گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

سلیم نے چونکہ بانی سپاہ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقاریر کی بیشتر کیسٹیں سن رکھی تھیں اس لئے اس کا موقف تھا کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جبکہ شبیر کا موقف تھا کہ شیعہ بھی دیگر اسلامی فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ ہے، دونوں نے اپنے اپنے موقف کی تائید میں دلائل پیش کئے تاکہ اپنے موقف کو صحیح ثابت کر سکیں۔

دونوں کے درمیان ہونے والی اس مدلل گفتگو کو ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے تاکہ آپ اس گفتگو سے لطف اندوز بھی ہوں اور اپنی معلومات میں بھی اضافہ کریں۔

شبیر:۔ بھائی! میں کافی دنوں سے آپ کو کہتا چلا آرہا ہوں کہ آپ کسی روز وقت نکال کر میرے گھر پہ تشریف لائیں اور کھانے کی دعوت قبول فرمائیں لیکن آپ مجھے مسلسل نظرانداز کر رہے ہیں، آخر اسکی وجہ کیا ہے؟

سلیم:۔ بس کچھ مصروفیات اور سستی کی وجہ سے میں وقت نہیں نکال پاتا،



ورنہ آپ کو نظرانداز کرنے والی ایسی کوئی بات نہیں۔

شبیر:۔ تقریباً ۶ ماہ سے میں آپ کو دعوت دے رہا ہوں، اتنے عرصے میں آپ کو ایک روز بھی ایسا نہیں ملا کہ آپ میری دعوت کو قبول کر لیتے، کہیں آپ سپاہ صحابہؓ والوں کے پاس تو نہیں بیٹھنے لگے؟

سلیم:۔ ہاں! سپاہ صحابہؓ کے کچھ لوگوں سے جان پہچان ہے لیکن اتنا زیادہ ان کے پاس بیٹھنے کی میرے پاس فرصت کہاں ہے؟ آپ کو پتا ہے کہ میں زیادہ تر وقت اپنے گھر پر ہی گذارتا ہوں۔

شبیر:۔ تو آخر آپ میری دعوت کو مسلسل کیوں نظرانداز کر رہے ہیں، آج تو آپ کو کچھ بتانا ہی پڑے گا؟

سلیم:۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں آپ کو صحیح بات بتا دوں؟

شبیر:۔ ناراضگی کی کونسی بات ہے، اگر آپ کا عذر معقول ہو گا تو میں آپ کو آئندہ مجبور نہیں کروں گا۔

سلیم:۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے گذشتہ دنوں سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز جھنگویؒ کی اوکاڑہ والی تقریر کی کیسٹ سنی تھی، اس سے پہلے میں شیعوں کے ہاں کھانے پینے کو معیوب نہیں سمجھتا تھا لیکن اس کیسٹ کے سننے کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب شیعوں کے ہاں کوئی چیز نہ کھاؤں گا۔ بس اس وجہ سے میں آپ کی دعوت کو قبول کرنے سے گریز کر رہا ہوں۔

شبیر:۔ آپ بھی عجیب آدمی ہیں، کالج کے اسٹوڈنٹ ہیں لیکن دقیانوسی ذہنیت نہیں گئی بھئی، مولویوں کا تو کام ہی لوگوں کو آپس میں لڑانا ہے، آپ کن چکروں میں پڑ گئے؟

سلیم:۔ پہلے تو میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ مولوی فرقہ واریت پھیلاتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں لڑواتے ہیں لیکن جب میں نے مولانا جھنگویؒ کی کیسٹ سنی تو

یقین جانیئے میری تو آنکھیں کھل گئیں۔ اس لئے کہ ان کی تقریر عام مولویوں کی طرح قصے، کہانیوں، لطیفوں، چٹکلوں وغیرہ پر مشتمل نہیں تھی بلکہ ایسی مدلل تقریر تھی کہ کم از کم میرے ذہن میں نقش ہو کر رہ گئی۔

شبیر:۔ انہوں نے تقریر میں کیا کہا کہ شیعوں کے گھر کا کھانا حرام ہے؟

سلیم:۔ یہ تو معمولی سی بات ہے، انہوں نے تو قرآن و حدیث اور شیعوں کی معتبر ترین کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے، اس لئے اس تقریر کے بعد مجھے شیعوں سے کچھ نفرت سی ہو گئی ہے۔

شبیر:۔ ارے سلیم بھائی! تم بھی بڑے سادہ ہو، ایک ہی تقریر سن کر لٹو ہو گئے یہ مولوی لوگ، عوام کو آپس میں لڑانے کے لئے ادھر ادھر کی جھوٹی اور بے سروپا باتیں اپنی تقریروں میں سناتے رہتے ہیں، جن میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔

سلیم:۔ ہوتے ہونگے ایسے مولوی۔ لیکن جھنگوی صاحب نے جن کتابوں کے حوالے دیے ہیں میں نے وہ کتابیں حاصل کر کے خود بھی پڑھی ہیں اور وہ ساری باتیں آپ کی مذہبی کتابوں میں موجود پائی ہیں، جن کی وجہ سے جھنگوی صاحب اور سپاہ صحابہؓ کا موقف مجھے سمجھ میں آنے لگا ہے۔

شبیر:۔ یار آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ہماری کتابوں میں ایسی باتیں، جو اسلام کے سراسر خلاف ہوں، اور ان سے ہمارا کفر ثابت ہوتا ہو، یہ ناممکن ہے؟

سلیم:۔ یہ ممکن ہے اس لئے کہ میں نے خود ان کتابوں میں شیعہ کے کفریہ نظریات پڑھے ہیں، اگر آپ کہیں تو وضاحت کروں؟

شبیر:۔ بالکل وضاحت کریں تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ ہمارے مذہب میں



ایسی باتیں بھی ہیں جو ہمارے کفر کی دلیل بن سکتی ہیں، اگر آپ نے ثابت کر دیا تو -----------

سلیم:۔ ہاں ہاں۔ اگر میں نے ثابت کر دیا تو آپ اپنا مذہب چھوڑ دیں گے؟

شبیر:۔ میں دیکھوں گا، اگر آپ ہمارے مذہب کی معتبر کتابوں میں سے ہمارے کفریہ عقائد دکھا دیں تو میں شیعہ مذہب چھوڑ دوں گا۔ شرط یہ ہے کہ آپ صرف زبانی بات نہیں کریں گے بلکہ وہ کتابیں لا کر مجھے دکھائیں گے۔

سلیم:۔ ٹھیک ہے، ابھی تو میرے پاس کتابیں نہیں ہیں کل آپ میرے گھر پر تشریف لائیں۔ میں ایک ایک حوالہ آپ کو دکھا دوں گا۔

دوسرے روز شبیر اپنے مسلمان دوست سلیم کے گھر پہنچ گیا اور پھر دونوں کے درمیان شیعہ کے کفر پر بحث و تکرار شروع ہو گئی۔

# شیعہ کا پہلا کفر
# تحریف قرآن

# عقیدۂ تحریف قرآن

شبیر:- میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آج یا تو آپ مجھے دلائل سے قائل کریں گے کہ شیعہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں' یا میں آپ پر یہ حقیقت واضح کروں گا کہ شیعہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ پکے مومن ہیں' اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو سب مسلمان پڑھتے ہیں' اور کسی کلمہ گو کو کافر کہنا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے کہ میں نے آپ ہی کے مولویوں سے یہ حدیث سنی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

ترجمہ:- جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا وہ جنتی ہیں۔

اور ہم اللہ کے فضل سے لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں' اسلئے ہمیں تو یقین ہے کہ ہم جنتی ہیں' اور کوئی جنتی کافر نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی کافر جنتی ہو سکتا ہے۔

سلیم:- بھئی جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں انشاء اللہ آپ کو مطمئن کر کے بھیجوں گا' آپ نے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ' آتے ہی اپنے مسلمان ہونے کی ایک دلیل ٹھونک دی: میں نے یہ کب کہا ہے کہ آپ چونکہ کلمہ پڑھتے ہیں اس

لئے کافر ہیں، کلمہ تو آپ بے شک پڑھتے ہیں بلکہ ہمارے کلمے سے بھی لمبا کلمہ پڑھتے ہیں، ہمارا کلمہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ختم ہو جاتا ہے لیکن آپ کے کلمہ میں مزید علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل۔ کا اضافہ بھی ہے۔ لیکن آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ صرف کلمہ پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ ورنہ آپ ہی بتائیں کہ قادیانی مسلمان ہیں یا کافر؟

شبیر:۔ وہ تو کافر ہیں اور ۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان نے بھی انہیں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا اس لئے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور حضورؐ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، اس لئے جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو وہ کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہے۔

سلیم:۔ بس میں یہی بات آپ سے کہلوانا چاہتا تھا، کہ صرف کلمہ پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں بلکہ اسلام کے بنیادی عقائد کو دل و جان سے تسلیم کرنا بھی ضروری ہے ورنہ قادیانی بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ساری اسلامی برادری پڑھتی ہے لیکن ان کے کلمے کا اعتبار اس لئے نہیں کیا جاتا کہ وہ اسلام کے ایک اہم ترین اور بنیادی عقیدہ، یعنی ختم نبوت کے منکر ہیں "گویا آپ کی سمجھ میں بات آگئی کہ اگر کوئی شخص اسلام کے بنیادی عقائد، قرآن کریم، ختم نبوت وغیرہ پر ایمان نہ رکھتا ہو تو صرف کلمے کی بنیاد پر اسے مسلمان نہیں مانا جا سکتا۔

شبیر:۔ تو کیا ہم اسلام کے بنیادی عقائد کا انکار کرتے ہیں؟

سلیم:۔ جی ہاں! قرآن کریم، جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور لاریب کتاب ہے، جس کی ابتدا ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ ذلک الکتاب لاریب فیہ۔

ترجمہ:۔ یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

آپ کے مذہب کے مطابق یہ کتاب خداوندی شک و شبہ سے بالاتر نہیں



بلکہ اس میں کئی جگہ تحریف و تبدل کر دیا گیا ہے اور موجودہ قرآن کریم نامکمل ہے۔

شبیر:۔ میرے خیال میں آپ کو یا تو غلط فہمی ہوئی ہے یا وہی مولوی حق نواز جھنگوی کی جذباتی تقریر سے آپ متاثر ہو گئے ہیں ورنہ ہمارے مذہب میں اگر موجودہ قرآن صحیح نہ ہوتا، یا ہمارا اس قرآن پر ایمان نہ ہوتا تو ہم اپنے گھروں میں یہ قرآن کیوں رکھتے؟ اپنے بچوں کو یہ قرآن کیوں پڑھاتے؟ ہم خود اسی قرآن کی تلاوت کیوں کرتے؟

سلیم:۔ دیکھیے! نہ تو مجھے غلط فہمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں محض مولانا جھنگوی شہیدؒ کی جذباتی تقریر سے متاثر ہوا ہوں۔ بلکہ انہوں نے اپنی تقریر میں آپ کے شیعہ مذہب کی معتبر ترین کتابوں سے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ میں نے وہ کتابیں لے کر خود پڑھی ہیں اس لئے میں صرف تقریر کی روشنی میں نہیں بلکہ اپنے مطالعے کی روشنی میں کہہ رہا ہوں کہ آپ موجودہ قرآن کریم کو تحریف و تبدیل شدہ مانتے ہیں۔

یہ دیکھئے میرے پاس آپ کے مذہب کی بنیادی اور معتبر ترین کتاب "اصول کافی" رکھی ہے، جس کے مصنف جناب "محمد یعقوب کلینی" ہیں جو "ثقتہ الاسلام" کے لقب سے ملقب ہیں۔ یہ کتاب امام غائب کی غیبت صغریٰ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب امام غائب کے سامنے جب غار میں پیش کی گئی تو انہوں نے اسے پڑھ کر فرمایا "ھذا کاف لشیعتنا" یعنی یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، اس سے اسکا نام "الکافی" رکھا گیا۔ (مقدمہ اصول کافی صفحہ ۲۰ جلد ۱ مطبوعہ ایران)

## قرآن میں کمی کردی گئی

اس کتاب کے (ص ۴۱۴ ج ۱) پر یہ روایت آپ خود پڑھ سکتے ہیں۔

الحسین بن محمد، عن معلی بن محمد، عن علی بن اسباط، عن علی بن ابی حمزة، عن ابی بصیر، عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل، ومن یطع اللہ ورسولہ (فی ولایتہ علی (وولایة) الائمة من بعدہ) فقد فاز فوزاً عظیماً۔ ھکذا نزلت

ترجمہ:۔ "ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول "ومن یطع اللہ ورسولہ" فی ولایة علی وولایة الائمة من بعدہ، فقد فاز فوزاً عظیماً" اسی طرح نازل ہوا تھا"۔

اب آپ بتائیں کہ مذکورہ خط کشیدہ الفاظ موجودہ قرآن میں کہیں آپ کو نظر آتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً" نہیں تو بتائیں موجودہ قرآن مکمل ہوا یا نامکمل؟

اسی کتاب کے ص ۴۱۷ ج ا پر دیکھیں۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال: نزل جبریل بھذہ الایة علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم "بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیاً"۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ اس آیت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لے کر آئے تھے۔ بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ (فی علی) بغیاً"۔

اب قرآن مجید میں "فی علی" کے الفاظ نہیں ہیں، جبکہ آپ کی یہ کتاب بتلا رہی ہے کہ جو قرآن اللہ نے نازل کیا تھا اس میں "فی علی" کے الفاظ موجو



تھے۔

اب آپ ہی بتائیں کہ جو لوگ قرآن کریم کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اس قرآن میں سے بعض الفاظ کم کردیے گئے ہیں اور موجودہ قرآن ناقص ہے تو آپ پھر بھی انہیں مسلمان سمجھتے ہیں؟

## اللہ حفاظت قرآن کا وعدہ پورا نہ کرسکا

شبیر:۔ یہ تو واقعی نئی بات میرے سامنے آئی ہے، مجھے تو ان باتوں کا پتہ ہی نہیں تھا کہ ہماری اتنی معتبر کتاب میں اس طرح کی باتیں لکھی ہونگی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون O (پ ۱۴)

ترجمہ:۔ بے شک ہم نے ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ خود قرآن کا محافظ ہے تو اس میں کوئی انسان کیسے تغیر و تبدل کرسکتا ہے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پر (نعوذ باللہ) قائم نہ رہ سکا۔

سلیم:۔ یہی تو ہم کہتے ہیں کہ اگر قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ رکھا جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عاجز ہونا لازم آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو عاجز ماننا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر قرآن میں تحریف و تبدیلی کا عقیدہ رکھنے والا مذکورہ آیت حفاظت کا منکر ہوکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا جھنگوی شہید نے اپنی تقریر میں شیعہ کو کافر کہا ہے۔

ابھی تو میں نے صرف دو حوالے پیش کیے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو مزید حوالہ جات پیش کروں؟

شبیر:۔ کیا اس قسم کی اور روایات بھی ہیں؟

سلیم:۔ جی ہاں! آپ کے ائمہ سے تقریباً" دو ہزار روایات تحریف قرآن پر مروی ہیں، اگر وہ سب روایات پیش کروں تو اس کے لئے طویل وقت درکار ہے، البتہ چند حوالہ جات مزید آپ کو دکھاتا ہوں۔

یہ دیکھئے، اصول کافی کے اسی صفحہ نمبر ۴۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

"امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الایۃ علی محمدؐ ھکذا: ان کنتم فی ریب ممانزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوابسورۃ من مثلہ۔

ترجمہ:۔ جبرائیلؑ اس آیت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لے کر آئے تھے "ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوا بسورۃ من مثلہ"۔

آپ ذرا موجودہ قرآن میں دیکھیں کہ مذکورہ آیت میں "فی علی" کا لفظ موجود ہے؟ اسی طرح یہ میرے پاس اصول کافی جلد دوم رکھی ہے، اس میں ص ۶۳۷ ج ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے۔

ان القرآن الذی جاء بہ جبریل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ۔

ترجمہ:۔ تحقیق جو قرآن جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔

اب قرآن کریم میں علی اختلاف الروایات ۶ ہزار ۶ سو سولہ یا ۶۶۶۶ آیات ہیں۔ لہٰذا آدھے سے زیادہ قرآن غائب کردیا گیا۔



گویا شیعہ مذہب کے مطابق اس وقت جو قرآن ہمارے پاس موجود ہے یہ ادھورا قرآن ہے، اور قرآن کریم کے بارے میں یہ نظریہ کفر کی بہت بڑی دلیل ہے۔

شبیر:۔ بھئی میرا تو دماغ گھوم گیا ہے، یہ حوالہ جات پڑھ کر، کیا ہماری کسی اور کتاب میں بھی اس قسم کی باتیں ہیں؟

سلیم:۔ جی ہاں! آپ کے مذہب کی تمام بنیادی کتابوں میں اس طرح کی کفریات موجود ہیں۔ یہ دیکھئے میرے ہاتھ میں آپ کے مذہب کی بڑی معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" موجود ہے، اس کتاب کے مصنف شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی نے کتاب کے دیباچہ میں لکھ دیا ہے کہ اس کتاب میں سوا امام حسن عسکری کے اور جس قدر ائمہ کے اقوال ہیں، ان پر اجماع ہے، یا وہ عقل کے موافق ہیں یا اس قدر سیر وغیرہ کی کتب میں ان کی شہرت ہے کہ مخالفت و موافق سب کا ان پر اتفاق ہے، اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ سے لے کر صفحہ ۱۳۲ تک ایک طویل روایت حضرت علیؓ المرتضیٰ سے منقول ہے کہ ایک زندیق نے آنجناب کے سامنے قرآن پاک پر کچھ اعتراضات کئے اور آپ نے قریب قریب ہر اعتراض کے جواب میں فرمایا ہے "قرآن میں تحریف ہو گئی ہے"۔ مثلاً" اس زندیق نے ایک اعتراض یہ کیا کہ قرآن مجید میں "فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء"۔ ترجمہ:۔ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو جن عورتوں سے چاہو نکاح کر لو۔

زندیق نے کہا کہ شرط و جزا میں کوئی ربط معلوم نہیں ہوتا، یتیموں کے حق میں انصاف نہ کر سکو تو عورتوں سے نکاح کر لو، ایک بالکل بے جوڑ بات ہے۔

## تہائی قرآن غائب کردیا گیا

جناب امیر علیہ السلام اس اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں۔

واما ظہورک علی تناکر قولہ' فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء' ولیس یشبہ القسط فی الیتامی نکاح النساء ولا کل النساء ایتاما فہو مما قدمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن وبین القول فی الیتامی وبین نکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن وهذا وما اشبه مما ظهرت حوادث المنافقين فيه لاهل النظر والتامل ووجد المعطلون واهل الملل المخالفين للاسلام مساغا الى القدح في القرآن۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۲۹)

ترجمہ:۔ "اور تجھ کو جو اللہ کے قول "فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء" کے ناپسندیدہ ہونے پر اطلاع ہوئی اور تو کہتا ہے کہ یتیموں کے حق میں انصاف کرنا عورتوں سے نکاح کرنے کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتا! ورنہ کل عورتیں یتیم ہوتی ہیں' پس اس کی وجہ وہی ہے جو میں پہلے تجھ سے بیان کر چکا ہوں کہ منافقوں نے قرآن سے بہت کچھ نکال ڈالا۔ "فی الیتامی" اور "فانکحوا" کے درمیان میں بہت سے احکام اور قصے تھے۔ تہائی قرآن (یعنی دس پارے) سے زیادہ وہ سب نکال ڈالے گئے۔ اسی وجہ سے بے ربطی ہو گئی۔ اس قسم کی منافقوں کی تحریفات کی وجہ سے جو اہل نظر و تامل کو ظاہر ہو جاتی ہیں' بے دینوں اور اسلام کے مخالفوں کو قرآن پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا"۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت علیؓ کی طرف کیسی جھوٹی بات منسوب کر کے قرآن کو ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے' یعنی اس روایت کی رو سے



جناب امیر اس زندیق کے کسی اعتراض کا جواب نہ دے سکے۔ اس روایت کو دیکھ کر صاف کہنا پڑتا ہے کہ شیعوں کی طرح جناب امیرؓ بھی (نعوذ باللہ) قرآن کے سمجھنے سے عاجز و قاصر تھے۔ حالانکہ آج اہل سنت کے کسی ادنیٰ طالب علم سے پوچھو تو وہ بھی اس آیت کا ربط اچھی طرح بیان کر دے گا' آیت میں یتامی سے مراد یتیم لڑکیاں ہیں' بعض لوگ یتیم لڑکیوں سے نکاح کرتے تھے اور ان کا مہر بھی کم باندھتے تھے' دوسرے حقوق بھی ادا نہ کرتے تھے' کیونکہ ان یتیموں کی طرف سے کوئی لڑنے جھگڑنے والا تو ہوتا ہی نہیں تھا' لہذا آیت میں حکم دیا گیا کہ اگر یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے میں بے انصافی کا اندیشہ ہو تو ان سے نکاح نہ کرو بلکہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔

اس روایت میں آپ نے دیکھا کہ ایک تیر سے دو شکار کئے گئے ہیں' ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کا بیشتر حصہ حذف کر دیا گیا ہے اور دوسرے حضرت علیؓ پر یہ بہتان باندھا گیا ہے کہ وہ قرآن فہمی سے قاصر تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے' نہ تو حضرت علیؓ قرآن فہمی سے قاصر تھے اور نہ قرآن میں کوئی تحریف کی گئی ہے' میں نے آپ کو اس آیت میں ربط بتایا ہے' لیکن شیعہ نے قرآن میں تحریف ثابت کرنے کے لئے حضرت علیؓ کو قرآن فہمی سے قاصر ثابت کیا ہے' آپ بتائیں کہ اس قسم کا عقیدہ شیعہ کے کفر پر دلالت نہیں کرتا؟

اب ایک حوالہ اور دکھا کر اپنی بات ختم کروں گا۔

یہ دیکھیں' میرے پاس شیعہ مذہب کے بہت بڑے عالم مولوی مقبول احمد دہلوی کا ترجمہ رکھا ہے' اس کے صفحہ ۸۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

"ثواب الاعمال" میں جناب امام جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ سورۂ احزاب' سورۂ بقرہ سے بھی زیادہ طویل تھی' مگر چونکہ اس میں عرب کے مردوں اور

عورتوں کی عموماً" اور قریش کی خصوصاً" بداعمالیاں ظاہر
کی گئی تھیں اس لئے اسے کم کر دیا گیا اور اس میں
تحریف کر دی گئی"۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں عرب اور قریش کے لوگوں کی جو بداعمالیاں ظاہر کی تھیں، وہ لوگوں نے مٹا ڈالیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ کیا تھا وہ سچا ثابت نہ ہو سکا۔ اب بھی اگر آپ کہیں کہ میں محض جذباتی تقریر سن کر متاثر ہو گیا ہوں تو آپ کی مرضی۔ باقی میں نے آپ کی معتبر ترین کتابوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیعہ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔ اور جس کا قرآن پر ایمان نہ ہو یا قرآن کو ناقص و ناکمل کتاب تسلیم کرتا ہو۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

## شیعہ اسی قرآن کو پڑھتے ہیں

شبیر:۔ آپ نے جو دلائل میرے سامنے پیش کئے ہیں، ان سے ہمارے بڑے بڑے مجتہد بھی تو واقف ہونگے تو آخر وہ ہمیں اسی قرآن کو پڑھنے کی ترغیب کیوں دیتے ہیں اور خود بھی اسی قرآن کی تلاوت کیوں کرتے ہیں؟ اور اپنے بچوں کو بھی یہی قرآن کیوں پڑھاتے ہیں؟ جب انہیں معلوم ہے کہ یہ قرآن صحیح نہیں تو وہ اس کو کسی مصلحت کی بنا پر پڑھتے ہیں؟

سلیم :۔ آپ کے اس سوال کا جواب اگر میں اپنی طرف سے دوں تو ممکن ہے، غلط بیانی ہو جائے اس لئے اس سوال کا جواب میں آپ ہی کے مذہب کی کتاب سے دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ آپ اس حقیقت سے بھی آگاہ ہو سکیں کہ موجودہ قرآن کو ناقص، ناکمل اور محرف سمجھنے کے باوجود آپ کے



مجتہدین کیوں پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

یہ دیکھیں، ترجمہ مقبول احمد دہلوی ص ۴۷۹ ملاحظہ ہو۔

"معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں اعراب لگائے
گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر یَعصرون کو
یُعصرون سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے، یا
مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لئے ان کے
کرتوت کی معرفت آسان کر دی۔ ہم اپنے امام کے حکم
سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اسی
کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ
کرو"۔

مذکورہ عبارت اگر آپ غور سے پڑھیں تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گی کہ آج شیعہ حضرات اس قرآن کو غلط سمجھنے کے باوجود اس لئے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں کہ وہ امام کے حکم سے مجبور ہیں۔ ان کے امام نے انہیں کہا ہے کہ اس وقت قرآن جس حالت میں تمہارے پاس موجود ہے اس کو اسی حالت میں ہی پڑھتے رہو اور غلطیوں کی اصلاح کر کے تغیر کرنے والوں کے عذاب کو کم نہ کرو، گویا شیعہ موجودہ قرآن کی تلاوت اس لئے کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے قرآن میں تبدیلیاں کی ہیں، ان کے عذاب میں کمی واقع نہ ہو۔

اب تو آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجودہ قرآن وہ نہیں ہے جو اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا۔

شبیر:۔ یار آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں، اب میں اچھی طرح سمجھ گیا کہ ہمارے علماء و مجتہدین اس قرآن کو کس نظریے کی بنیاد پر پڑھتے ہیں اور

پڑھاتے ہیں؟ اچھا یہ بتائیں کہ شیعہ کے کفر کے اور دلائل بھی ہیں یا صرف یہی ایک دلیل ہے کہ وہ قرآن کریم کو نہیں مانتے؟

سلیم :- بے شمار دلائل ہیں، اگر کہیں تو سناؤں؟

شبیر :- ہاں ہاں- ضرور-

سلیم :- تو پھر سنئے



# شیعہ کا دوسرا کفر
## عقیدۂ امامت

# عقیدۂ امامت

شیعہ کے عقیدۂ تحریف و انکار قرآن کے بعد عقیدۂ امامت بھی شیعہ کے کفر کی بہت بڑی دلیل ہے۔ عقیدۂ امامت شیعیت کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ شیعہ مذہب کی معتبر کتابوں سے ظاہر ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں آپ کے مذہب کی معتبر ترین کتاب بحار الانوار کی جلد ۶ موجود ہے۔ اس میں یہ عبارت پڑھیے اور عقیدۂ امامت کی اہمیت کا اندازہ کیجئے۔

کنز: الحسن بن ابی الحسن الدیلمی باسنادہ عن فرج بن ابی شیبه قال: سمعت ابا عبدالله علیه السلام وقد تلاهذه الایة: واذا اخذالله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن به' یعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم' ولتنصرنه' یعنی وصیه امیر المومنین علیه السلام' ولم یبعث الله نبیا ولا رسولا الا واخذ علیه المیثاق لمحمد صلی الله علیه وسلم بالنبوة ولعلی علیه السلام بالامامة۔ (بحار الانوار ص ۲۰۷ ج ۶)

ترجمہ:- "امام جعفرؒ نے سورۂ آل عمران کی آیت ۷۳ تلاوت فرمائی اور اسکی تفسیر یہ فرمائی کہ "لتومنن بہ" سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کو حکم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور "ولتنصرنہ" کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی یعنی حضرت علیؓ کی مدد کریں، امام جعفرؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس رسول اور نبی کو بھی بھیجا۔ اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور علیؓ کی امامت کا عہد لیا۔

عقیدۂ امامت کی شیعہ مذہب میں کیا اہمیت ہے اس کا اندازہ آپ کو بحارالانوار کی اس روایت سے ہو گیا ہو گا تاہم ایک روایت مزید آپ کو دکھاتا ہوں تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ عقیدۂ امامت شیعہ مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسی پر شیعیت کی پوری عمارت قائم ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں "اصول کافی" کی پہلی جلد ہے جس میں یہ روایت ذرا غور سے پڑھیے۔

عدة من اصحابنا: عن احمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن سنان عن ابن سکان عن سدیر قال: قلت لابی جعفر علیہ السلام انی ترکت موالیک مختلفین یتبرء بعضهم من بعض قال: فقال: وما انت وذاک، انما کلف الناس ثلاثة معرفة الائمة والتسلیم لهم فیما ورد علیهم والرد الیهم فیما اختلفوا فیہ (اصول کافی ص ۳۹۰ ج ۱)

ترجمہ:- سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؒ سے عرض کیا کہ میں نے آپ کے شیعوں کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر تبرا کرتے ہیں، فرمایا تجھے اس سے کیا پڑی، لوگ صرف تین باتوں کے مکلف ہیں۔

(۱) اماموں کو پہچانیں۔ (۲) اماموں کی طرف سے جو حکم ہو اس کو



مانیں۔ (۳) اور جس بات میں ان کا اختلاف ہو اسے اماموں کی طرف لوٹا دیں۔

گویا عقیدۂ امامت کی شیعہ مذہب میں وہ اہمیت ہے کہ تمام انبیاء سے، تمام فرشتوں سے اور تمام انسانوں سے اسی کا عہد لیا گیا اور تمام انسانوں کو اسی عقیدہ کا مکلف بنایا گیا۔

شبیر:- مجھے اندازہ ہو گیا کہ ہمارے مذہب میں عقیدۂ امامت کتنی اہمیت کا حامل ہے، اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں اس لئے کہ انبیاء کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا، آپؐ کے بعد قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن اللہ کے دین کو قیامت تک باقی رکھنے کے لئے اللہ نے سلسلہ امامت شروع کیا۔ تو ظاہر ہے کہ عقیدۂ امامت کی اہمیت ہونی ہی چاہئے لیکن آپ نے تو یہ کہا تھا کہ عقیدۂ امامت، عقیدہ کفریہ ہے، اس کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟

سلیم:- اگر آپ اپنی مذہبی کتابوں کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گی کہ عقیدۂ امامت درحقیقت انکار ختم نبوت ہے۔

شبیر:- انکار ختم نبوت ہے؟ بھئی ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور جو آپؐ کی ختم نبوت کا منکر ہو وہ ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے، پھر آپ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ ہم لوگ عقیدۂ امامت کے ذریعے ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں؟

سلیم:- میں نے جو کچھ کہا ہے وہ کسی تعصب یا تنگ نظری کی وجہ سے ہرگز نہیں کہا بلکہ آپ کی مذہبی کتابیں پڑھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کے عقیدہ کی نفی کرتا ہے۔

شبیر:- وہ کیسے؟ ذرا وضاحت فرمانا پسند کریں گے؟

سلیم:- جی ہاں! ذرا توجہ سے سنیئے۔

## نبی کی خصوصیات ائمہ میں

بارہ اماموں کے بارے میں شیعہ کے چھ عقیدے ہیں۔

(۱) امام معصوم ہوتا ہے۔

(۲) امام منصوص من اللہ ہوتا ہے۔

(۳) امام مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔

(۴) اماموں پر وحی نازل ہوتی ہے۔

(۵) انہیں یہ اختیار ہوتا ہے کہ کسی حلال کو حرام یا کسی حرام کو حلال کر دیں۔

(۶) امام قرآن کریم کے جس حکم کو چاہیں، معطل یا منسوخ کر سکتے ہیں۔

ان مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر میں نے کہا ہے کہ جو مرتبہ ایک مستقل صاحب شریعت نبی کا ہے، وہی مرتبہ شیعوں کے ہاں "امام" کا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخصیت کو نبی کے ہم مرتبہ جاننا درحقیقت ختم نبوت کا انکار ہے، آپ اگرچہ لفظاً" تو ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں لیکن معناً" انکار کرتے ہیں۔

قادیانیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہا تو وہ امت مصطفویؐ کے نزدیک کافر و غیر مسلم قرار پائے۔ اور آپ حضرات نے اپنے ائمہ کو نبی تو نہیں کہا لیکن نبی کے تمام اوصاف اپنے ائمہ میں ثابت کر دیے۔ تو بتائیے کہ آپ میں اور ان میں کیا فرق رہا؟

شبیر:- آپ نے ائمہ کے بارے میں شیعہ کے جو چھ عقائد مجھے بتائے ہیں



ان کا ثبوت آپ ہماری کتابوں سے دکھا سکتے ہیں؟

سلیم:- جی ہاں۔ ابھی اور اسی وقت دیکھئے۔

### (۱) پہلا عقیدہ:-

میں نے ائمہ کے بارے میں شیعہ کا پہلا عقیدہ یہ بتایا ہے کہ شیعوں کے ہاں امام معصوم ہوتا ہے، اس کے ثبوت کے لئے اصول کافی ص ۲۰۰ ج ۱ میں دیکھئے۔ یہ امام رضا کا ایک طویل خطبہ ہے جس میں ائمہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

الامام المطھر من الذنوب والمبرا عن العیوب۔ (اصول کافی ص ۲۰۰ ج۱)

ترجمہ:- "امام گناہوں سے پاک اور عیوب سے مبرا ہوتا ہے"۔

اسی خطبہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

فھو معصوم، مؤید، موفق، مسدد، قد امن من الخطایا والزلل والعثار، یخصه الله بذلک لیکون حجته علی عباده۔ (اصول کافی ص ۲۰۳ ج ۱)

ترجمہ:- "پس وہ معصوم ہے، اس کو تائید و توفیق حاصل ہے اور اسے سیدھی راہ پر رکھا جاتا ہے، اور وہ غلطی اور لغزش سے امن میں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو یہ خصوصیت اس لئے عطا فرماتے ہیں کہ اس کے بندوں پر حجت ہو"۔

یہ دوسری کتاب دیکھیں، یہ "باقر مجلسی" کی تصنیف "بحار الانوار" ہے، اس کتاب میں ایک باب کا عنوان ہے۔

عصمتھم لزوم عصمۃ الامام علیھم السلام

ترجمہ:- "یعنی امام معصوم ہوتے ہیں اور امام کو عصمت لازم ہے"۔

اسی کتاب "بحار الانوار" میں "باب اعتقادات الصدوق" سے یہ عبارت

بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اعتقادنا فی الانبیاء والرسل والائمۃ علیہم السلام انہم معصومون مطھرون من کل دنس وانھم لا یذنبون ذنبا صغیرا" ولا کبیرا"۔ (بحار الانوار ص ۲۱۱ ج ۲۵)

ترجمہ:۔ "انبیاءؑ و رسلؑ اور ائمہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ معصوم اور ہر گندگی سے پاک ہوتے ہیں اور ان سے کوئی چھوٹا' بڑا گناہ سرزد نہیں ہو سکتا"۔

اب ائمہ کے بارے میں شیعہ کے دوسرے عقیدہ کے ثبوت دیکھئے:۔

## (۲) دوسرا عقیدہ۔ امام کا منصوص من اللہ ہونا:۔

شیعوں کا یہ عقیدہ بھی انہیں اچھی طرح ازبر ہے۔

یہ دیکھیں۔ اصول کافی کتاب الحجۃ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

مانص اللہ عزوجل ورسولہ علی الائمۃ علیہم السلام واحدا" فواحدا"۔

ترجمہ:۔ یعنی اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ نے اماموں پر یکے بعد دیگرے ایک ایک پر نص فرمائی ہے۔

اس کے بعد ص ۲۹۲ سے ص ۳۲۸ تک بارہ اماموں کی نص کے الگ الگ باب قائم کئے ہیں' جنہیں آپ خود دیکھ سکتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں' اور یہ بات صرف اصول کافی میں ہی نہیں بلکہ یہ میرے ہاتھ میں دوسری کتاب بحار الانور جلد ا موجود ہے۔ اس میں یہ عبارت ذرا غور سے پڑھ لیجئے۔

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:

الامام منالا یکون الامعصوما ولیست العصمۃ فی ظاہر الخلقۃ



فیعرف بھا فلذلک لا یکون الا منصوصا۔ (بحار الانوار ص ۱۹۱ ج ا)

ترجمہ:۔ "ہم میں سے امام صرف معصوم ہو سکتا ہے اور عصمت ظاہری علامات میں تو ہوتی نہیں کہ اس کو پہچانا جائے' پس امام کا منصوص ہونا ضروری ہوا"۔

اب ائمہ کے بارے میں شیعوں کے تیسرے عقیدے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمایئے۔

## (۳) تیسرا عقیدہ۔ امام کا مفترض الطاعۃ ہونا:۔

جس طرح مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط اطاعت فرض ہے۔ شیعوں کے نزدیک ٹھیک اسی طرح بارہ اماموں کی غیر مشروط اطاعت فرض اور اس سے انحراف کفر ہے۔

لیجئے۔ ثبوت موجود ہے۔

"اصول کافی کتاب الحجۃ" میں ایک باب کا عنوان ہے"۔

باب فرض طاعۃ الائمۃ

"یعنی اس کا بیان کہ ائمہ کی طاعت فرض ہے"۔

اس باب میں ۱۷ روایتیں درج کی گئی ہیں۔ اختصار کے لئے چند روایات پڑھئے اور میرے موقف کا ثبوت ملاحظہ فرمایئے۔

"حضرت امام جعفرؒ فرماتے ہیں"۔

اشھد ان علیا امام فرض اللہ طاعتہ' وان الحسن امام فرض اللہ طاعتہ' وان الحسین امام فرض اللہ طاعتہ' وان علی بن الحسین امام فرض اللہ طاعتہ وان محمدبن علی امام فرض اللہ طاعتہ۔ (اصول کافی ص ۱۸۶ ج ا)

ترجمہ :۔ "امام جعفرؒ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت علی بن حسینؒ اور حضرت محمد بن علیؒ یہ سب امام مفترض الطاعۃ ہیں"۔

"اصول کافی" کے اسی صفحے پر دوسری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول اشرک بین الاوصیاء والرسل فی الطاعۃ۔

ترجمہ :۔ امام جعفرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اوصیا اور رسولوں کے درمیان طاعت میں شراکت رکھی ہے۔

اسی کتاب کا ص ۱۸۷ دیکھیں۔

حضرت امام جعفرؒ فرماتے ہیں۔

نحن الذین فرض اللہ طاعتنا لا یسع الناس الامعرفتنا ولا یعذر الناس بجهالتنا من عرفنا کان مومنا ومن انکرنا کان کافرا ومن لم یعرفنا ولم ینکرنا کان ضالا حتی یرجع الی الهدی الذی افترض اللہ علیه من طاعتنا الواجبة فان یمت علی ضلالته یفعل اللہ به مایشاء۔ (اصول کافی ص ۱۸۷ ج ۱)

ترجمہ :۔ "امام جعفرؒ فرماتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ہماری طاعت فرض کی ہے، لوگوں کو ہماری معرفت کے بغیر چارہ نہیں اور ہمیں نہ جاننے کے بارے میں لوگ معذور نہیں، جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جو منکر ہوا وہ کافر ہوا، اور جس نے ہمارا حق نہ پہچانا اور منکر بھی نہ ہوا وہ گمراہ ہے، یہاں تک کہ اس ہدایت کی طرف لوٹ آئے جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے، یعنی ہماری اطاعت جو واجب ہے، اگر وہ اپنی گمراہی پر مرا تو اللہ تعالیٰ اس سے جو معاملہ چاہے کرے"۔



## (۴) چوتھا عقیدہ، اماموں پر وحی نازل ہونا:۔

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ ائمہ میں "روح القدس" ہوتی ہے، جس کے ذریعے وہ عرش سے تحت الثریٰ تک کی ساری چیزیں جانتے ہیں، چنانچہ اصول کافی کتاب الحجۃ کے "باب فیه ذکر الارواح التی فی الائمة علیهم السلام" میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام باقرؒ سے عالم کے علم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جابر! انبیاءؑ و اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں۔

(۱) روح الشہوہ۔ (۲) روح الایمان۔ (۳) روح الحیات۔ (۴) روح القوۃ۔ (۵) روح القدس۔

پس اے جابر! وہ روح القدس کے ذریعے ماتحت العرش سے ماتحت الثریٰ تک سب کچھ پہچانتے ہیں اور پہلی چار روحوں کو حوادث زمانہ لاحق ہو سکتے ہیں مگر روح القدس لہو و لعب کا شکار نہیں ہوتی۔ (اصول کافی ص ۲۷۲ ج ۱)

پھر آگے "روح القدس" کی مزید وضاحت کرتے ہیں۔

وروح القدس قبه حمل النبوة فاذا قبض النبی صلی اللہ علیه وسلم انتقل روح القدس فصار الی الامام، وروح القدس لاینام ولا یغفل ولا یلهو ولا یزهو، والاربعة الارواح تنام وتغفل وتزهو وتلهو، وروح القدس کان یری به۔ (اصول کافی ص ۲۷۲ ج ۱)

ترجمہ :۔ "اور آپؐ، روح القدس کی وجہ ہی سے حامل نبوت تھے۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو روح القدس امام کی طرف منتقل ہو گئی اور روح القدس نہ سوتی ہے، نہ غافل ہوتی ہے، نہ بھولتی ہے اور نہ غلطی میں پڑتی ہے، باقی چار روحیں ان چیزوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں، اور "روح

القدس" کی وجہ سے امام عرش سے فرش تک سب کچھ دیکھتا ہے"۔

برادر! مذکورہ روایت کو آپ نے پڑھا۔ جس میں صاف لفظوں میں لکھا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس "روح" کی وجہ سے حامل نبوت تھے۔ آپؐ کے وصال کے بعد وہی روح "ائمہ" کی طرف منتقل ہو گئی۔ گویا یہ بتانا مقصود ہے کہ وہ "روح القدس" جس کی وجہ سے حضورؐ صاحب نبوت بنے۔ وہی "روح القدس" جب ائمہ کی طرف منتقل ہو گئی تو وہ صاحب نبوت کیوں نہیں بن سکتے۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ شیعہ کا عقیدہ امامت، عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے۔

"اصول کافی" کے مذکورہ صفحہ پر ہی ایک اور روایت بھی لگے ہاتھوں پڑھ لیجئے۔

عن ابی بصیر قال سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ تبارک و تعالیٰ: وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان، قال خلق من خلق اللہ عزوجل اعظم من جبرئیل ومیکائیل کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبرہ ویسددہ وھو مع الائمہ من بعدہ (اصول کافی ص ۲۷۳ ج ۱)

ترجمہ:۔ "ابو بصیر نے امام جعفر صادقؒ سے ارشاد خداوندی وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان" کے بارے میں سوال کیا تو امامؒ نے فرمایا۔

"یہ روح ایک مخلوق ہے جو جبریلؑ و میکائیلؑ سے بڑی ہے، یہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی اور آپؐ کو خبریں دیتی تھی اور آپؐ کو راہ راست پر رکھتی تھی۔ یہ روح آپؐ کے بعد ائمہ کے ساتھ رہا کرتی



تھی"۔

"اصول کافی" کتاب الحجۃ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

ان الائمۃ معدن العلم وشجرۃ النبوۃ ومختلف الملائکۃ" (اصول کافی ص ۲۲۱ ج ۱)

ترجمہ:۔ "ائمہ" علم کا معدن اور نبوت کا درخت ہیں اور ان کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے"۔

"مجلسی" کی "بحار الانوار" میں ایک باب کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

ان الملائکۃ تاتیھم وتطافرشھم وانھم یرونھم (صلوات اللہ علیھم اجمعین)

ترجمہ:۔ "ملائکہ ائمہ کے پاس آتے ہیں، ان کے بستروں کو روندتے ہیں اور ائمہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں"۔

میں نے چار روایتیں آپ کے سامنے پیش کیں، جن سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) جس طرح انبیاءؑ میں پانچ روحیں ہوتی ہیں اسی طرح ائمہ میں بھی پانچ روحیں ہوتی ہیں، جن میں سے ایک "روح القدس" ہے۔

(۲) "روح القدس" ہر قسم کے لہو و لعب سے پاک ہوتی ہے، یہ روح ائمہ میں بھی ہوتی ہے، اور اسی "روح" کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حامل نبوت تھے۔

(۳) امام "روح القدس" کی وجہ سے عرش سے فرش تک سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۴) اس روح کی وجہ سے "ائمہ" کو ہر طرح کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔

(۵) "ائمہ" کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔

(۶) "ائمہ" فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔

گویا انبیاء کی طرح "ائمہ" کے پاس بھی فرشتے آتے ہیں اور انہیں پیغامات پہنچاتے ہیں۔

## (۵) پانچواں عقیدہ، ائمہ کو حلال و حرام کا اختیار ہونا

"اصول کافی" کتاب الحجۃ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

"التفویض الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی الائمۃ (علیھم السلام فی امر الدین) (اصول کافی ص ۲۶۵ ج ۱)

جس کا معنی یہ ہے کہ دین کے امور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کے سپرد کر دیئے ہیں جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں، جس چیز کو چاہیں حرام کہیں۔

اس عقیدے کو شیعہ علماء نے ائمہ کی متعدد روایات سے ثابت کیا ہے۔

مثلاً "اصول کافی" کی یہ روایت پڑھیے۔

"عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر الثانی علیہ السلام فاجریت اختلاف الشیعہ فقال یا محمد: ان اللہ تبارک وتعالی لم یزل متفردا بوحدانیۃ ثم خلق محمد وعلیا و فاطمۃ فمکثوا الف دھر، ثم خلق جمیع اشیاء، فاشھدھم خلقھا واجری طاعتھم علیھا و فوض امورھا الیھم، فھم یحلون مایشاءون ویحرمون مایشاءون ولن یشاءوا الا ان یشاء اللہ"۔ (اصول کافی ص ۴۴۱ ج ۱)

ترجمہ:۔ "محمد بن سنان کہتا ہے کہ میں امام ابو جعفر ثانی کے پاس تھا۔ شیعوں کے اختلافات کا تذکرہ کیا تو امام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی



وحدانیت کے ساتھ منفرد تھا، پھر اس نے محمدؐ، علیؓ اور فاطمہؓ کو پیدا کیا، پس وہ ہزار دہر تک ٹھہرے رہے۔ پھر تمام اشیاء کو پیدا کیا تو ان کو ان چیزوں کی تخلیق پر گواہ بنایا۔ اور سب چیزوں کے ذمہ ان کی اطاعت واجب کی اور تمام اشیاء کے اختیارات ان کے سپرد کر دیے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہیں حلال کریں اور جس چیز کو چاہیں حرام کریں، اور وہ نہیں چاہیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ چاہے"۔

شبہ:۔ "اصول کافی" کی یہ روایت جو آپ نے پیش کی ہے، اس کے آخر میں صاف لکھا ہے کہ "وہ نہیں چاہیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ چاہے"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے "ائمہ" اپنی مرضی سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے بلکہ اللہ کی مرضی سے کرتے ہیں۔ تو اس میں کیا حرج ہے؟ کیا اللہ کی مرضی سے حلال و حرام قرار دینا بھی جرم ہے؟

تسلیم:۔ دیکھیے! مذکورہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر "ائمہ" عمل کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ائمہ کو کسی چیز کے حلال یا حرام کرنے کا اختیار نہیں وہ اللہ کی مرضی کے پابند ہیں جبکہ اسی عبارت میں یہ بھی لکھا ہے کہ "اللہ نے سب چیزوں کے اختیارات انہیں دے دیئے ہیں، اب وہ جس چیز کو چاہیں حلال کریں جس چیز کو چاہیں حرام کریں"۔

جب اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں حلال و حرام متعین کر دیے ہیں تو اب کسی اور کو حلال و حرام کرنے کے اختیارات سونپ دینے کے کیا معنی ہیں؟ مذکورہ عبارت میں "مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ چاہے" کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ابھی دین مکمل نہیں ہوا تھا اس لئے "ائمہ" کی طرف بھی اللہ تعالیٰ وحی بھیج کر انہیں حلال و حرام کے نئے نئے اصول بتلاتا رہتا تھا، اور ائمہ کی طرف وحی کا یہی عقیدہ، ختم نبوت کے منافی

ہے۔

شبیر:۔ چلیں ٹھیک ہے، یہ تو درمیان میں ایک بات آگئی تھی جس کی میں نے آپ سے وضاحت مانگی مزید "ائمہ" کے حلال و حرام کے اختیارات سے متعلق کچھ دلائل ہوں تو مجھے بتائیں؟

سلیم:۔ یہ دیکھیے۔ میرے ہاتھ میں "ملا باقر مجلسی" کی بحار الانوار کی جلد ۲۵ ہے۔ اس کے ص ۳۳۴ کی یہ عبارت ذرا غور سے پڑھیے۔

عن الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول: من احللنا له شیئا اصابه من اعمال الظالمین فهو له حلال لان الائمة منا مفوض الیهم فما احلوا فهو حلال وما حرموا فهو حرام۔ (بحار الانوار ص ۳۳۴ ج ۲۵)

ترجمہ:۔ "ثمالی کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے لئے ہم نے حلال کر دی وہ چیز جو اس نے ظالموں کے مناصب میں سے حاصل کی وہ اس کو حلال ہے، کیونکہ یہ امر ہمارے اماموں کے سپرد کر دیا گیا۔ پس جس چیز کو وہ حلال قرار دیں وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام کر دیں وہ حرام ہے"۔

درج بالا عبارت پر کسی تبصرہ یا وضاحت کی ضرورت نہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیعوں کے ائمہ کو حلال و حرام کا اختیار ملا ہوا ہے۔

## (۶) چھٹا عقیدہ۔ ائمہ کو احکام منسوخ کرنے کے اختیارات

احکامیات الٰہیہ کو منسوخ کرنے کے اختیارات کا مسئلہ "پانچویں عقیدہ" کے عنوان سے بھی میں بتلا چکا ہوں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح بعض احکام باذن الٰہی منسوخ کرنے کا اختیار تھا اسی طرح آپ کے ائمہ کو بھی



اختیار تھا کہ جب چاہیں کسی چیز کے حلال ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیں اور جب چاہیں کسی چیز کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمائیں اور "ائمہ" کے بارے میں آپ کی معتبر مذہبی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ ان اختیارات کو استعمال بھی کرتے تھے۔ مثلاً"

قرآن کریم میں ہے کہ مرحوم شوہر جو کچھ بھی چھوڑ کر مرے اس میں بیوہ کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

ولهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد۔ فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم من بعد وصية توصون بها او دين۔ (النساء)

ترجمہ:۔ "اور عورتوں کے لئے چوتھائی مال ہے اس میں سے جو چھوڑ مرو تم اگر نہ ہو تمہارے اولاد، اور اگر تمہارے اولاد ہے تو ان کے لئے آٹھواں حصہ ہے اس میں سے جو کچھ تم نے چھوڑا۔ بعد وصیت کے جو تم کر مرو۔ یا قرض کے"۔

لیکن امام کا فتویٰ ہے کہ بیوہ کو شوہر کی غیر منقول جائیداد میں سے کچھ نہیں ملے گا، چنانچہ یہ کتاب "فروع کافی" جلد ۷ میرے ہاتھ میں ہے اس میں کتاب المواریث، "باب ان النساء لا یرثن من العقار شیئا" میں سے چند روایات پیش خدمت ہیں۔

امام باقرؒ کا قول نقل کیا ہے۔

"النساء لا یرثن من الارض ولا من العقار شیئا"۔

(فروع کافی ص ۱۲۷ ج ۷)

ترجمہ:۔ "عورتوں کو اراضی اور غیر منقول جائیداد میں سے کچھ نہیں ملے گا"۔

اسی صفحہ پر دوسری روایت بھی پڑھ لیں، جس کا ترجمہ ہے۔

"اس کو ہتھیاروں اور چوپایوں میں سے بھی کچھ نہیں ملے گا، ہاں ملبہ وغیرہ کی قیمت لگا کر اس میں سے اس کا حق دے دیا جائیگا"۔

ذرا اگلی روایت بھی پڑھ لیجئے۔ جس کا ترجمہ ہے۔

"امام جعفرؒ نے اس کی محرومی کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دخیل ہے نکاح کرے گی، تو دوسرے لوگ آکر ان کی جائیداد کا ستیاناس کر دیں گے"۔

مذکورہ روایات سے جو نتیجہ نکلتا ہے، وہ یہ ہے کہ "قرآن کریم نے پورے ترکہ سے بیواؤں کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ مقرر فرمایا۔ لیکن اماموں نے اپنے فتوی کے ذریعے بیواؤں کو شوہر کے ترکہ سے محروم کر دیا، بس گھر کے سامان وغیرہ میں ان کا حصہ ہے، اراضی، باغات، غیر منقولہ جائیداد، ہتھیاروں اور چوپایوں میں ان کا کوئی حق نہیں۔ قرآن کریم کا حکم عام تھا جسے اماموں نے منسوخ کر دیا"۔

"فروع کافی" ہی کی ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمائیں جس میں ائمہ نے اللہ تعالیٰ کے قانون شہادت کو معطل کر دیا ہے۔

قرآن کریم میں قانون شہادت موجود ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد موجود ہے جو "فروع کافی" کتاب القضاء والاحکام باب "ان البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه" میں نقل کیا گیا ہے۔

"ان البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه"

ترجمہ:۔ گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعا علیہ پر آتی ہے"۔

(فروع کافی ص ۴۱۵ ج ۷)

لیکن امام غائب جب ظاہر ہونگے تو وہ قانون شہادت کو معطل فرما دیں گے، چنانچہ "اصول کافی کتاب الحجہ" میں ایک باب کا عنوان ہے۔



باب فی الائمة انهم اذا ظهر امرهم حکموا بحکم آل داود ولا یسئلون البینة"

"یعنی جب ائمہ کی حکومت ہو گی تو حکم آل داؤد کے مطابق فیصلہ کریں گے، شہادت طلب نہیں کریں گے"۔ اس میں امام جعفر صادقؒ کا ارشاد نقل کیا ہے۔

"اذا قام قائم آل محمد علیه السلام حکم بحکم داود و سلیمان لا یسال بینة"۔ (اصول کافی ص ۲۹۷ ج ۱)

ترجمہ:۔ "جب قائم آل محمدؐ ظاہر ہونگے تو داؤدؑ و سلیمانؑ کے حکم کے مطابق فیصلے دیں گے، شہادت طلب نہیں کریں گے"۔

الغرض ان روایات سے واضح ہوا کہ امام جب چاہتے تھے قرآنی احکام کو منسوخ و معطل کر دیتے تھے، جبکہ حضورؐ کے بعد اللہ رب العزت نے یہ اختیار کسی کو نہیں دیا، اور نبی کے بعد کسی کو یہ اختیار دینا عقیدۂ ختم نبوت کی نفی ہے، پھر یہ اختیار آپ کے مذہب میں کسی ایک امام کے لئے نہیں بلکہ بارہ اماموں کے لئے ہے۔ گویا بارہ اماموں کو شیعہ منصب نبوت پر فائز کرنا چاہتا تھا، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خمینی نے اپنی کتاب "حکومت اسلامیہ" میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ائمہ کو جو مرتبہ عطا کیا اس مرتبے تک نہ کوئی فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی رسول پہنچ سکتا ہے۔ (حکومت اسلامی ص ۴۰)

خمینی نے تو امام کے مقام و مرتبہ کو تمام نبیوں سے بڑھا دیا ہے۔ تو آپ ہی بتائیں کہ قادیانیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک شخص کو نبی مانا تو کافر قرار پائے، اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ اماموں کو انبیاءؑ سے بالا تر مانتے ہیں تو آپ کافر قرار نہیں پائیں گے؟

شبیر:۔ آپ نے تو واقعی بہت سارے سربستہ راز میرے سامنے کھول دیے
ہیں۔ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ ہمارے مذہب میں بارہ امام ہیں جن کو معصوم سمجھا
جاتا ہے، لیکن یہ بات میرے علم میں نہیں تھی کہ ہمارے مذہب میں اماموں کی
طاعت، نبی کی طرح فرض ہے، اماموں پر وحی نازل ہوتی ہے، امام حلال و
حرام کا اختیار رکھتے ہیں، اور قرآنی احکام کو بھی منسوخ کرسکتے ہیں۔ وغیرہ۔
پھر امام خمینی کی "حکومت اسلامیہ" کا حوالہ دیکر تو آپ نے رہی سہی کسر
بھی پوری کر دی، امام خمینی کے حوالے سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام کا مرتبہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی (نعوذ باللہ) بڑھ کر ہے۔ یہ روایات تو واقعی
قابل توجہ ہیں۔

سلیم:۔ آپ خمینی کی اتنی سی بات سے چونک گئے کہ اس نے بارہ اماموں کو
نبیوں سے بلند درجہ دیا ہے جبکہ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خمینی نے
صرف بارہ اماموں کو نبی سے بالاتر نہیں لکھا بلکہ اس نے اپنے آپ کو بھی نبی
سے بلند درجہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے؟

شبیر:۔ سلیم بھائی! میں یہ بات کم از کم تسلیم نہیں کر سکتا کہ امام خمینی نے
اتنی بڑی جسارت کر ڈالی ہو کہ خود کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالاتر
ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔ یہ انہوں نے کہاں لکھا ہے؟

سلیم:۔ دیکھیے، میں آپ کے مذہب کے بارے میں جو کچھ بھی کہوں گا،
اس کا ثبوت ضرور دکھاؤں گا یہ دیکھیے میرے پاس خمینی کا "وصیت نامہ" رکھا
ہے، اس میں آپ خود یہ عبارت پڑھ لیجیے۔

## ایرانی عوام اور حضورؐ کے صحابہؓ

"میں پوری جرات کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ عصر حاضر میں ملت



ایران اور اس کے لاکھوں عوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی ملت
حجاز امیرالمومنین اور حسین بن علی صلوات اللہ وسلامہ علیہما کے زمانہ میں کوفہ
و عراق کی قوم سے بہتر ہیں"۔ (صحیفہ انقلاب ص ۳۳)

شبیر:۔ ٹھیک، ٹھیک، ٹھیک۔ اب میری سمجھ میں آیا کہ خمینی صاحب اپنے
آپ کو "امام" کیوں کہلواتے ہیں۔ امام کا رتبہ چونکہ انبیاء سے اونچا ثابت
کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے خمینی صاحب نے بھی اپنے آپ کو "امام"
کہلوا کر "انبیاء" سے اونچی پرواز اڑنے کی جسارت کی ہے، بھئی یہ تو واقعی
کفریہ عقیدہ ہے۔ لیکن سلیم بھائی! اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات
پوچھوں؟

سلیم:۔ جی ہاں ضرور پوچھیں۔

شبیر:۔ میں نے سنا ہے کہ اہل سنت بھی "امامت" کا عقیدہ رکھتے ہیں کوئی
امام ابو حنیفہ" کا مقلد ہے تو کوئی امام شافعی" کا۔ کوئی امام احمد بن حنبل" کو تسلیم
کرتا ہے تو کوئی امام مالک" کو۔ ہم اگر "عقیدۂ امامت" کی بنا پر کافر ہیں تو آپ
بھی تو "عقیدت امامت" کی بنا پر کافر ہو سکتے ہیں؟

سلیم:۔ ہمارا عقیدۂ امامت آپ لوگوں کے عقیدہ کی طرح نہیں بلکہ ہم
مذکورہ چاروں اماموں کو فقہ کا امام مانتے ہیں کہ انہوں نے قرآن و حدیث سے
فقہی مسائل کو استنباط کیا، چنانچہ وہ اپنے اس فن کے امام ہیں، جیسے موجودہ دور
میں بھی کسی فن کے ماہر کو اس فن کا "استاذ" "ماہر" یا "ماسٹر" کہہ دیتے ہیں۔
بلکہ اسے معصوم، مفترض الطاعۃ، احکام الہیہ کو منسوخ و معطل کرنے والا وغیرہ
نہیں مانتے، اس لئے ہمارا عقیدۂ امامت صرف اتنا ہے کہ ہم ان ائمہ کو فقہ کا
ماہر، ماسٹر، استاذ یا امام مانتے ہیں اور فقہی مسائل کے لئے ان سے رجوع کرتے
ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

شبیر:۔ اچھا یہ بتائیں کہ ہمارے بارہ اماموں کو انبیاء سے بلند درجہ دینے کے متعلق امام خمینی کے علاوہ بھی کسی نے ایسی بات لکھی ہے؟

سلیم:۔ جی ہاں! بہت سی روایات اس موضوع پر آپ کی مذہبی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن میں سے چند میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

یہ دیکھئے۔ "اصول کافی" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول' الائمة بمنزلة رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انهم لیسوا بانبیاء ولا یحل لهم من النساء ما یحل للنبی صلی الله علیه وسلم فاما ما خلا ذلک فهم فیه بمنزله رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (اصول کافی ص ۲۷۰ ج ۱)

ترجمہ:۔ "محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں' مگر وہ نبی نہیں' جتنی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تھیں اتنی ان کے لئے حلال نہیں اس کے سوا باقی تمام باتوں میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں"۔

ف۔ مذکورہ عبارت میں آپ نے دیکھا کہ کس طرح ائمہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم مرتبہ کہا گیا ہے' حالانکہ پوری امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام مل کر بھی حضورؐ کے ہم مرتبہ نہیں ہو سکتے' جو کسی بھی فرد و بشر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالاتر یا آپؐ کے ہم مرتبہ مانے وہ علماء امت کے نزدیک خارج از اسلام ہے۔

مزید دیکھئے۔ علامہ مجلسی کی "حق الیقین" میں یہ روایت ملاحظہ فرمائیے۔

"اکثر علماء شیعی را اعتقاد آنست کہ حضرت امیر علیہ السلام' وسایر ائمہ افضل انداز پیغمبران سوائے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم و احادیث



مستفیضہ بلکہ متواترہ از ائمہ خود دراین باب روایت کردہ اند"۔ (حق الیقین ص ۷۰)

ترجمہ:۔ "اکثر علماء شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امیرؓ اور باقی ائمہ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور اس باب میں احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ ائمہ سے روایت کرتے ہیں"۔

ف۔ مذکورہ روایت کی روشنی میں آپ انصاف کریں کہ جب ائمہ کو معصوم بھی کہا جائے' منصوص من اللہ بھی کہا جائے' ان پر ایمان لانا انبیاءؑ کی طرح فرض بھی ہو' اور ان کا انکار انبیاءؑ کے انکار کی طرح کفر بھی ہو' ان کی اطاعت بھی ایسی فرض ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی' ان پر وحی قطعی نازل ہوتی ہو' وہ تحلیل و تحریم کا اختیار بھی رکھتے ہوں' ان کے پاس قرآنی احکامات کو معطل یا منسوخ کرنے کا اختیار بھی ہو' ان کا درجہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے تمام انبیاء سے بالاتر بھی ہو' اگر ان تمام امور سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ یہ عقیدۂ امامت محض انکار ختم نبوت ہی کے لئے ایجاد کیا گیا ہے تو آپ کے پاس اس کے جواب میں کیا دلیل ہے؟

[illegible]۔ شیعہ نبوت و رسالت کی تمام خصوصیات اپنے ائمہ میں ثابت کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر کفر کا فتویٰ لگنے کا ڈر نہ ہوتا تو شیعہ اپنے ائمہ کو نبی تسلیم کرنے سے بھی گریز نہ کرتے جیسا کہ "ملا باقر مجلسی" نے اپنی کتاب "بحار الانوار" میں اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

## امامت اور نبوت میں کوئی فرق نہیں

بیان ۔ "استنباط الفرق بین النبی والامام من تلک الاخبار لا یخلو

من اشکال و کذا الجمع بینہا مشکل جدا------

وبالجملة لابدلنا من الازعان بعدم کونہم علیہ السلام انبیاء وبانہم اشرف و افضل من غیر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من الانبیاء والاوصیاء ولا نعرف جہة لعدم اتصافہم بالنبوة الارعایة جلالة خاتم الانبیاء ولایصل عقولنا الی فرق بین بین النبوة والامامة وما دلت علیہ الاخبار فقد عرفتہ"۔ (بحار الانوار ص ۸۲ ج ۲۶)

ترجمہ :۔ "ان احادیث سے نبی اور امام کے درمیان فرق کا استنباط کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح ان احادیث کے درمیان جمع کرنا بھی نہایت مشکل ہے۔ مختصر یہ کہ یہ یقین تو لازم ہے کہ امام نبی نہیں ہوتے اور یہ بھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء اور اوصیاء سے اشرف افضل ہیں، ہمیں ان کے موصوف بالنبوة نہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ خاتم الانبیاءؑ کی جلالت کی رعایت ہو، اور ہماری عقلوں نبوت اور امامت کے درمیان واضح فرق تک رسائی حاصل نہیں ہو سکتی اخبار سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ تم جان ہی چکے ہو"۔

ف ۔ مذکورہ عبات میں "ملا باقر مجلسی" خود بھی تسلیم کر رہے ہیں امامت کے جو اوصاف کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ سب نبیوں کے اوصاف ہیں لیکن اس کے باوجود انہیں نبوت کے مقام پر فائز کیوں نہیں کیا گیا یہ بات ہماری عقلوں میں نہیں آسکتی ہاں البتہ بظاہر نبوت اور امامت میں ہمیں کوئی فرق نظر نہیں آتا، آپ بتائیں، جنہیں نبوت اور امامت کے درمیان کوئی فرق ہی نظر نہیں آتا وہ مسلمان آخر کس بنیاد پر ہیں؟

شبیر:۔ یہ بات تو واقعی درست ہے کہ جن کو نبی اور امام میں کوئی فرق نظر نہیں آتا وہ مسلمان کہلانے کے اہل ہرگز نہیں۔ یہ تو مسلمانوں کا ایک ا



کچھ بھی جانتا ہے کہ انسانوں میں سب سے اونچا مقام و مرتبہ اگر کسی طبقہ کو حاصل ہے تو وہ انبیاءؑ کو حاصل ہے، دنیا کے تمام اولیاء، بزرگان دین، مجتہدین فقہاء مل کر بھی کسی ایک نبی کی عظمت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اور ہمارے شیعوں نے بارہ اماموں کا رتبہ اتنا بڑھایا کہ نبیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا یہ تو واقعی کفر ہے، میں کم از کم ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو مسلمان نہیں مان سکتا۔

سلیم :۔ مجھے خوشی ہوئی کہ بات آپ کی سمجھ میں آ رہی ہے، اور آپ انشاء اللہ بہت جلد میرے موقف کو تسلیم کر لیں گے، میں نے آپ کو صرف جذبات کی بنیاد پر نہیں کہا تھا کہ "شیعہ کافر ہے" بلکہ یہ تمام دلائل اور شیعہ مذہب کی کتابیں اور شیعہ مصنفین کی تحریریں میرے سامنے تھیں جن کی وجہ سے میں ہر شیعہ سے نفرت کرنے لگا تھا، اور ابھی تو ابتدا ہے، چند باتیں سن کر آپ کی آنکھیں کھل گئی ہیں، اگر آپ کو دیر نہیں ہو رہی تو میرے پاس دلائل کے انبار ہیں، میں سینکڑوں دلائل سے بحمد اللہ شیعہ کا کفر ثابت کر سکتا ہوں۔

شبیر:۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ اگرچہ دیر تو ہو رہی

موضوع اتنا دلچسپ [illegible]

# شیعہ کا تیسرا کفر
## تکفیر صحابہؓ

# تکفیر صحابہؓ

یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والا اور کسی کافر کو مسلمان کہنے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن شیعہ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ان قدسی صفات شخصیات کو نہ صرف یہ کہ مشق طعن بناتا ہے بلکہ انہیں خارج از اسلام سمجھتا ہے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ اور آپؐ نے ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ عظیم شخصیات رشک ملکوت بن گئیں۔

☆ ان لوگوں (صحابہ کرامؓ) نے سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اسلام کو قبول کیا اور اسے اپنے قلب و نظر میں ایسی جگہ دی کہ دنیائے کفر نے اس حقیقت کو صحابہ کرامؓ کے دلوں سے نکالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہر قسم کی اذیتیں دے لیں۔ شدائد و مصائب کے طوفان ان پر لائے گئے لیکن اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کی محبت ان کے دلوں سے نہ نکالی جا سکی۔

☆ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے پیغام حق کو دنیا کے کونے

کو نے تک پہنچایا۔ ان کے ایمان کو اللہ رب العزت نے دنیائے انسانیت کے
لئے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا۔ (البقرۃ)

ترجمہ:۔ "پس اگر وہ تمہاری (صحابہ کرامؓ) طرح ایمان لائیں تو ہدایت پا
جائیں گے"۔

جب مشرکین نے صحابہ کرامؓ پر طعن کرتے ہوئے کہا کہ

انومن کما امن السفهاء۔ (البقرۃ)

ترجمہ:۔ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟

تو جواب میں اللہ نے صحابہ کرامؓ کی وکالت کرتے ہوئے فرمایا۔

الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون○

(البقرۃ)

ترجمہ:۔ خبردار وہی (کفار) خود بے وقوف ہیں لیکن علم نہیں رکھتے۔

☆ جن کے لئے اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون○ (البقرۃ)

ترجمہ:۔ "وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ
فلاح پانے والے ہیں"۔

☆ جن کی شان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"وعن عبداللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن
ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن
آذی اللہ فیوشک ان یاخذه"۔ (مشکوۃ ص ۵۵۴)

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے



فرمایا اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ میرے صحابہؓ کے معاملہ میں، مکرر کہتا
ہوں۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ میرے صحابہؓ کے معاملے میں۔ ان کو
میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی
بنا پر اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کی بنا پر، جس نے ان کو
ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا
دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے"۔

☆ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی
شرکم۔ (مشکوۃ)

ترجمہ:۔ "جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ پر سب و شتم
کرتے ہیں تو کہہ دو، اللہ تمہارے شر پر لعنت کرے"۔

ان تلامیذ مصطفیٰ اور آپؐ کی نبوت کی سب سے پہلے گواہی دینے والے
صحابہ کرامؓ کو شیعہ مشق طعن بناتے ہیں، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کو برا بھلا کہنا، انہیں سب و شتم کا نشانہ بنانا، ان پر تبرا بازی کرنا اور انہیں کافر
قرار دینا شیعہ مذہب کا لازمہ ہے۔

شیعہ:۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ ہمارے شیعہ حضرات صحابہ کرامؓ کو گالیاں
وغیرہ تو نہیں دیتے البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ ہم حضرت ابوبکر صدیقؓ
حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ حضرت علیؓ کو
خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں، اور انہیں تمام صحابہ کرامؓ سے افضل و اعلیٰ گردانتے
ہیں۔ لیکن آپ نے تو بڑی عجیب بات بتائی کہ ہمارے مذہب میں صحابہ کرامؓ کو
گالیاں دینا اور انہیں کافر قرار دینا مذہب کا لازمی جزو ہے، کیا آپ اس کی کوئی
دلیل دیں گے؟

سلیم :۔ بھئی! میں نے آپ سے پہلے ہی کہا ہے کہ میں بغیر دلیل کے کوئی بات نہیں کروں گا بلکہ اپنا دعویٰ ٹھوس دلائل سے ثابت کروں گا' یہ دیکھئے میرے ہاتھ میں آپ کے مذہب کی معتبر ترین کتاب "حق الیقین" موجود ہے۔ جس میں یہ عبارت غور سے پڑھیے اور میرے موقف کی صداقت ملاحظہ فرمائیے۔

## صحابہ کرامؓ اللہ کی مخلوق میں سب سے بد تر مخلوق ہیں (نعوذ باللہ)

"واعتقاد ما در برات آنست کہ بیزاری جویند از بت ہائے چہار گانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ' و زنان چہار گانہ یعنی عائشہ و حفصہ و ہند و ام الحکم واز جمیع اشیاع و اتباع ایشاں' و آنکہ ایشاں بد ترین خلق خدا اند' و آنکہ تمام نمی شود اقرار بخدا و رسول و ائمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشاں"۔ (حق الیقین ص ۵۱۹)

ترجمہ :۔ اور تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں سے بیزاری اختیار کریں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ سے اور چار عورتوں سے بیزاری اختیار کریں یعنی عائشہؓ و حفصہؓ و ہند اور ام الحکمؓ سے اور ان کے تمام پیروکاروں سے' اور یہ کہ یہ لوگ خدا کی مخلوق میں سب سے بد تر تھے' اور یہ کہ خدا پر' رسول پر اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہو گا جب تک کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار نہ کریں"۔

ف ۔ آپ نے دیکھا کہ شیعہ نے کن مقدس ترین شخصیات کو خدا کی مخلوق میں سب سے بد ترین لکھا ہے' یہ وہ عظیم شخصیات ہیں جن کی فضیلت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ' اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں' جنہوں نے بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا' سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹی کا رشتہ دیا' جن کے لئے خود پیغمبر اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے دنیا میں تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے لیکن ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکا"۔ (صحاح ستہ)

حضرت عمرؓ وہ عظیم انسان ہیں جنہیں حضورؐ نے اسلام کی عظمت کے لئے اللہ سے مانگا اور مانگ کر وہ تربیت کی کہ ان کی عظمت پر ملائکہ نے بھی رشک کیا۔

حضرت عثمانؓ وہ عظیم شاگرد رسولؐ ہیں' جن کے لئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ عثمانؓ جنت میں میرے رفیق ہونگے۔

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ وہ انسان ہیں جن کے لئے سرور کونینؐ نے ارشاد فرمایا۔ لاتذکروامعاویۃالابخیر۔ (ترمذی)

ترجمہ :۔ "معاویہؓ کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہی کیا کرو"۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ و حفصہؓ' ہندؓ و ام الحکمؓ کے فضائل و مناقب بھی کتب احادیث میں مذکور ہیں' شیعہ مذہب میں ان شخصیات سے نہ صرف بیزاری اختیار کرنا ضروری ہے بلکہ ان کے پیروکاروں یعنی سنیوں سے بھی بیزاری کا اظہار ضروری ہے' پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مذکورہ عبارت میں ان شخصیات کو اللہ کی مخلوق میں سب سے بد تر کہا گیا ہے۔

اب آپ ہی بتائیں کہ جن شخصیات کی عظمت و رفعت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہو' جن کے ایمان و عمل کو اللہ رب العزت نے پوری مسلم برادری کے لئے معیار و حجت قرار دیا ہو' ان کو کائنات کی بد ترین مخلوق کہنے والا طبقہ کیا خدا اور رسولؐ سے بغاوت کا مرتکب نہیں ہو رہا؟

اللہ و رسولؐ کہیں کہ ان کا ایمان معیار ہے۔
شیعہ کہے کہ ان سے بیزاری اختیار کرنا ضروری ہے۔
اللہ و رسولؐ کہیں کہ یہ شخصیات دنیائے انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں
شیعہ کہے کہ یہ شخصیات بدترین خلائق ہیں۔

اللہ و رسولؐ کے ارشادات سے بغاوت اختیار کر کے اسلام کی مقدس اور عظیم ترین شخصیات کو بدترین خلائق قرار دینے والے گروہ کو آخر میں کس بنیاد پر مسلمان کہوں؟

شبیر:۔ "حق الیقین" کی اس عبارت سے تو صاف ظاہر ہے کہ شیعہ مذہب خدا و رسولؐ سے بغاوت کا نام ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ یہ کتاب "حق الیقین" جو آپ نے مجھے دکھائی ہے، سنیوں نے خود چھاپی ہو گی اور اس میں اس قسم کی عبارتیں تحریر کر دی ہیں تاکہ شیعہ مذہب کو بدنام کیا جا سکے، ورنہ آج تک آخر میں نے یہ باتیں اپنے کسی عالم سے کیوں نہیں سنیں؟

سلیم:۔ آپ کتاب کے ٹائٹل کو دیکھ سکتے ہیں جس پر صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ایران سے شائع ہوئی ہے لیکن اگر آپ کو یہ شبہ ہو کہ یہ کتاب سنیوں نے چھاپی ہے تو آپ اپنے کسی بھی امام باڑے سے "حق الیقین" منگوا کر یہ صفحہ دیکھ لیں، اگر مذکورہ عبارت اس کتاب میں آپ کو نہ ملے تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔

شبیر:۔ آپ نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، چلو مان لیتا ہوں کہ یہ ہمارے ہی لوگوں نے شائع کی ہے لیکن آپ نے تو یہ کہا تھا کہ شیعوں نے صحابہؓ کو کافر تک لکھ دیا ہے جبکہ مذکورہ عبارت میں کافر کا کوئی لفظ ہی موجود نہیں۔

سلیم:۔ مذکورہ عبارت میں اگرچہ "کافر" کا لفظ تو موجود نہیں لیکن یہ تو آپ نے پڑھ ہی لیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت



معاویہؓ وغیرہ کو بدترین مخلوق لکھا گیا ہے۔ کیا مسلمان اللہ کی مخلوق میں سب سے بدترین مخلوق ہیں؟ کسی عام مسلمان کو بھی اس طرح کی گالی دینا جرم ہے چہ جائیکہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں اس طرح کی بدزبانی کی جائے، پھر آپ نے کہا کہ عبارت میں کافر کا لفظ موجود نہیں تو لیجئے! میں آپ کو اسی کتاب میں "کافر" کا لفظ بھی دکھا دیتا ہوں۔ ذرا اسی کتاب کا "صفحہ ۵۲۲" کھولیں۔ آپ کو اطمینان ہو جائے گا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے، دلائل کی بنیاد پر کہا ہے۔ ذرا پڑھئے۔

## ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں کافر ہیں (نعوذ باللہ)

"روایت کردہ است کہ ابو حمزہ ثمالی از آنحضرت از حال ابوبکر و عمر سوال کرد فرمود کہ کافرند، وہر کہ ایشاں را داشتہ باشد کافر است۔
"ودریں باب احادیث بسیار است، ودر کتب متفرق است، واکثر در "بحار الانوار" مذکور است"۔ (حق الیقین ص ۵۲۲)

ترجمہ:۔ روایت کی ہے کہ ابو حمزہ ثمالی نے حضرت سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ کافر ہیں اور جو شخص ان سے دوستی رکھتا ہو، وہ بھی کافر ہے، اور اس باب میں بہت سی احادیث ہیں جو کتابوں میں متفرق ہیں، ان میں سے اکثر "بحار الانوار" میں مذکور ہیں"۔

آپ نے پڑھا کہ کس بے تکلفی کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو "کافر" کہہ دیا گیا ہے، میں نے جو بات کی وہ آپ کی کتاب میں موجود ہے یا نہیں؟ اب بھی آپ نہ مانیں تو آپ کی مرضی ہے، دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں کہ جس میں دوسرے مذہب کے بزرگوں کو گالی دینا، کافر کہنا، سب و شتم کرنا ثواب سمجھا جاتا

ہو لیکن ایک شیعہ مذہب ایسا ہے جس میں اہل سنت کے بزرگوں کو گالیاں دینا‘ انہیں کافر کہنا ثواب سمجھا جاتا ہے‘ جیسا کہ آپ کے مذہب کی کتاب ”کلید مناظرہ“ میں لکھا ہے کہ حضرات شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو دن میں ہزار مرتبہ لعنت بھیجنا واجب ہے۔ (نعوذ باللہ) (کلید مناظرہ ص ۲۱۱)

شبیر:۔ آپ نے واقعی شیعہ مذہب کی کتاب سے حوالہ دکھا دیا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے‘ خود مجھے اپنے مذہب کے بارے میں اتنی معلومات نہیں ہیں جتنی کہ آپ کو ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ سنی حضرات‘ چونکہ اہل بیتؓ کو نہیں مانتے اور انہیں برا کہتے ہیں اس لئے جواباً شیعہ حضرات بھی آپ کے بزرگوں کو برا بھلا کہتے ہونگے۔

سلیم:۔ یہ اہلسنت کے خلاف پروپیگنڈہ ہے کہ وہ اہل بیتؓ کو نہیں مانتے‘ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری ایک آنکھ صحابہؓ ہیں اور تو دوسری آنکھ اہل بیت عظامؓ ہیں۔

اسلام ما اطاعت خلفائے راشدینؓ
ایمان ما محبت آل محمدؐ است

آپ کے مذہب میں جنہیں بارہ امام یا چودہ معصوم کہا جاتا ہے۔ وہ سب کے سب ہمارے پیشوا ہیں‘ راہنما ہیں‘ مقتدا ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اہل بیت رسولؐ کی محبت کے بغیر ایمان کی تکمیل ہی نہیں ہو سکتی‘ اس لئے ہم ان بزرگوں کو کیوں برا بھلا کہیں گے‘ اور میرا دعویٰ ہے کہ آپ کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ ہم اہل بیتؓ کو برا کہتے ہیں یا ان سے اظہار نفرت کرتے ہیں‘ اگر کوئی ثبوت ہے تو پیش کیجئے؟

شبیر:۔ میرے پاس اس وقت ثبوت تو موجود نہیں ہے البتہ میں نے اپنے مجتہدوں سے یہ بات سنی ہے کہ اہل سنت‘ اہل بیت رسولؐ کو نہیں مانتے۔



سلیم:۔ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ پروپیگنڈہ ہے‘ اور آپ کے مجتہدین اہل سنت کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں لیکن اس قسم کے بے سروپا پروپیگنڈے سے وہ اپنے مذموم مقاصد کبھی بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

شبیر:۔ اچھا چھوڑیں اس بات کو‘ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا دعویٰ تو یہ تھا کہ شیعہ تمام صحابہؓ کو کافر کہتے ہیں جبکہ ثبوت میں آپ نے صرف دو صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا تذکرہ کیا ہے‘ تمام صحابہؓ کو کافر کہنے والی بات کہاں تک صحیح ہے؟

سلیم:۔ بلا شبہ شیعہ تمام صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں‘ اگر آپ مذکورہ (حق الیقین) کی عبارت کو غور سے پڑھیں تو آپ کو اسی سے اندازہ ہو جائے گا‘ مذکورہ عبارت میں لکھا ہے کہ اس قسم کی بہت سی اور روایات بھی ہیں جن میں سے اکثر (بحار الانوار) میں موجود ہیں‘ جب آپ وہ تمام روایات پڑھیں گے اور مختلف کتابوں میں دیکھیں گے تو یہ بات آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ شیعہ تمام صحابہ کرامؓ کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر اس جگہ حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

تین کے علاوہ تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے (نعوذ باللہ)

یہ دیکھئے۔ آپ کے مذہب کی معتبر ترین کتاب ”روضہ کافی“۔ اس میں یہ عبارت پڑھیئے۔

"حنان، عن ابیہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان الناس اھل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ثلثۃ فقلت ومن الثلثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رضی اللہ وبرکاتہ علیھم۔ (روضہ کافی ص ۲۴۵ ج ۸)

ترجمہ :۔ "حنان اپنے والد سے نقل کرتا ہے کہ امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین آدمیوں کے سوا باقی سب مرتد ہو گئے تھے، میں نے پوچھا وہ تین کون تھے؟ فرمایا وہ تین آدمی یہ تھے۔ مقداد بن اسودؓ ابو ذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ"۔

اسی کتاب کا صفحہ ۲۹۲ بھی ذرا دیکھ لیں۔

"عن عبدالرحیم القصیر قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ان الناس یفزعون اذا قلنا: ان الناس ارتدوا؟ فقال یا عبدالرحیم ان الناس عادوا بعد ما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل جاھلیۃ"۔ (روضہ کافی ص ۲۹۲ ج ۸)

ترجمہ :۔ "عبدالرحیم قصیر کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؒ سے کہا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگ مرتد ہو گئے تھے تو یہ سن کر لوگ گھبرا جاتے ہیں، امام نے فرمایا کہ اے عبدالرحیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد لوگ جاہلیت کی طرف پلٹ گئے تھے"۔

ف ۔ مذکورہ دو روایتوں میں صاف الفاظ میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تمام صحابہؓ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے۔ (نعوذ باللہ) البتہ صرف تین اشخاص (حضرت مقداد بن اسودؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ) ہدایت پر قائم رہے۔

کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام صحابہؓ سوائے تین کے شیعہ مذہب



میں کافر سمجھے جاتے ہیں اور گزشتہ روایات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ شیعہ کی نظر میں صرف صحابہ کرامؓ ہی کافر نہیں ہیں بلکہ جو لوگ صحابہ کرامؓ سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

شبیر :۔ یار میں تو شیعہ مذہب کو اس لئے پسند کرتا تھا کہ شیعہ لوگ اہل بیتؓ سے محبت کرتے ہیں جبکہ آج پتہ چل رہا ہے کہ شیعہ مذہب میں تو ساری خباثت ہی خباثت ہے۔ یہ بات تو بڑی حیرت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جو سید الانبیاء ہیں اور ساری دنیا کی انسانیت کے لئے نبی بن کر آئے ہیں ان کی مسلسل اور پیہم جدو جہد اور انتھک تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں صرف تین آدمی مسلمان ہو سکے، باقی سارے مرتد ہو گئے، یہ تو خود پیغمبر اسلامؐ کی توہین ہے۔

سلیم :۔ بھئی مجھے کوئی آپ سے ذاتی دشمنی تو نہیں۔ میں نے آپ سے اسی لئے کہا تھا کہ میں صرف مولویوں کی لچھے دار تقریروں سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ خود تحقیق کرتا ہوں۔ میں نے مولانا جھنگوی شہیدؒ کی کیسٹ سننے کے بعد شیعہ مذہب کی خاص خاص کتابیں خریدیں اور انکا گہرا مطالعہ کیا، تب میں بھی اس نتیجے پر پہنچا کہ شیعہ، اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ صرف تین آدمیوں کا اسلام پر قائم رہنا اور باقی سب کا مرتد ہو جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ نظریہ صرف توہین رسالت پر مبنی نہیں بلکہ اس سے قرآن کا انکار بھی لازم آتا ہے۔ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

اذا جاء نصر اللہ والفتح ○ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ○ (النصر)

ترجمہ :۔ "جب آئی مدد اللہ کی اور کامیابی۔ اور آپؐ نے (اے نبیؐ)

دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے ہیں"۔

"اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوئے اور یہ اللہ کی مدد و نصرت کی دلیل ہے۔ لیکن شیعہ کہتا ہے کہ صرف تین آدمی اسلام پر قائم رہ سکے، آپ ہی بتائیں کہ فوج، تین آدمیوں کو کہا جاتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً" نہیں تو شیعہ صرف تین آدمیوں کو اسلام میں داخل کر کے قرآن کریم کی اس سورت کا انکار کر رہا ہے یا نہیں؟

پھر لطیفہ یہ ہے کہ شیعہ نے جن تین آدمیوں کو اسلام پر قائم تحریر کیا ہے ان پر بھی شیعہ کو مکمل اعتماد نہیں۔

شبیر:۔ یہ کیا کہہ دیا آپ نے۔ شیعہ مذہب کے مطابق تین آدمی اسلام پر قائم رہے اور ان تین پر بھی شیعہ کو اعتماد نہ ہو تو پھر باقی بچا کیا؟ ایک حضرؓ اور ایک علیؓ؟ بچارے شیعہ مذہب پر اتنی زیادتی تو نہ کریں۔

سلیم:۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں کسی کے مذہب پر زیادتی کروں۔ میں تو وہ کچھ کہہ رہا ہوں جو شیعہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

شبیر:۔ یہ بات کہاں لکھی ہے کہ شیعہ کو اسلام پر قائم رہنے والے تین اشخاص پر بھی اعتماد نہیں؟

سلیم:۔ یہ لیجئے کتاب "رجال کشی" اس میں شیعہ کے قلم سے ان تین اشخاص کا حال بھی پڑھ لیجئے جن کے بارے میں شیعہ کا اعتقاد ہے کہ وہ اسلام پر قائم رہے۔

## ارتداد سے بچنے والے تین بھی شیعہ کے ہاں مشکوک ہیں

"عن ابی بکر الحضرمی قال، قال ابوجعفر (ع) ارتد الناس الا



الثلاثة نفر، سلمان و ابوذر والمقداد قال قلت فعمار؟ قال قد کان جاض حیصة ثم رجع، ثم قال ان اردت ------- لم یشک ولم یدخله شیئی فالمقداد، فاما سلمان، فانه عرض فی قلبه عارض ان عند امیر المومنین (ع) اسم الله الاعظم لو تکلم به لاخذتهم الارض وهو هکذا فلبب ووجئت عنقه حتی ترکت کالسلقة، فمر به امیر المومنین (ع) فقال له یا ابا عبدالله هذا من ذالک بایع! فبایع، واما ابوذر، فامره امیر المومنین، (ع) بالسکوت ولم یکن یاخذه فی الله لومة لائم فابی الا ان یتکلم فمر به عثمان، فامر به ثم اناب الناس بعد فکان اولی من اناب ابو ساسان، الانصاری وابو عمرة وشتیرة وکانوا سبعة، فلم یکن یعرف حق امیر المومنین (ع) الا هولاء السبعة"۔ (رجال کشی روایت نمبر ۲۴)

ترجمہ:۔ "ابوبکر حضرمی کہتا ہے کہ امام ابو جعفرؒ نے فرمایا کہ تین افراد کے علاوہ باقی سب لوگ مرتد ہو گئے تھے، تین افراد یہ ہیں، سلمانؓ، ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ۔ میں نے کہا عمار؟ فرمایا ایک دفعہ تو وہ بھی منحرف ہو گئے تھے، لیکن پھر لوٹ آئے۔ پھر فرمایا، اگر تم ایسا آدمی دیکھنا چاہتے ہو جس کو ذرا بھی شک نہیں ہوا اور اس میں کوئی چیز داخل نہیں ہوئی تو وہ مقدادؓ تھے۔ سلمانؓ کے دل میں یہ خیال گذرا کہ امیرالمومنین کے پاس تو اسم اعظم ہے۔ اگر آپ اسم اعظم پڑھ لیں تو ان لوگوں کو زمین نگل جائے (پھر کیوں نہیں پڑھتے؟) وہ اسی خیال میں تھے کہ ان کا گریبان پکڑا گیا اور ان کی گردن ناپی گئی، یہاں تک کہ ایسی ہو گئی گویا اس کی کھال کھینچ لی گئی ہو، چنانچہ امیرالمومنین ان کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! یہ اسی خیال کی سزا ہے، ابوبکرؓ کی بیعت کر لو، چنانچہ انھوں نے بیعت کر لی، باقی رہے ابوذرؓ تو امیرالمومنین نے ان کو خاموش رہنے کا حکم دیا تھا۔ مگر وہ خاموش رہنے والے کہاں تھے وہ اللہ کے

معاملے میں کسی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے' پس عثمانؓ ان کے پاس سے گذرے تو ان کی پٹائی کا حکم دیا۔ پھر کچھ لوگ تائب ہو گئے' سب سے پہلے جس نے توبہ کی وہ ابو ساسان انصاری' ابو عمرہ اور شتیرہ تھے' تو یہ سات آدمی ہو گئے' پس ان سات آدمیوں کے سوا کسی نے امیرالمومنین کا حق نہیں پہچانا"۔

ف۔ مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شک و تردد سے صرف ایک مقدادؓ بچے' عمارؓ پہلے منحرف ہو گئے تھے' پھر لوٹ آئے' یعنی وہ بھی مرتد ہونے کے بعد دوبارہ مسلمان ہوئے۔ سلمانؓ کے دل میں بھی شبہ پیدا ہو گیا تھا' جس کی ان کو سزا ملی اور ابوذرؓ کو امیرالمومنین نے سکوت کا حکم فرمایا تھا مگر وہ نافرمانی کرتے تھے۔

شیعہ جن تین شخصیات کو بعد وصال النبیؐ اسلام پر قائم سمجھتا ہے' ان میں سے گویا شک و تردد سے صرف حضرت مقدادؓ بچے۔ لیکن پھر مقدادؓ پر بھی شیعہ نے یوں ہاتھ صاف کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان! لو عرض علمک علی مقداد لکفر' یا مقداد! لو عرض علمک علی سلمان لکفر"۔ (رجال کشی روایت نمبر ۲۳)

ترجمہ :- "ابو بصیر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے سلمانؓ! اگر تیرا علم مقدادؓ کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ کافر ہو جائے۔ اور اے مقدادؓ! اگر تیرا علم سلمانؓ کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ کافر ہو جائے"۔

ف۔ یہ تو شکر ہے کہ مقدادؓ اور سلمانؓ کے دل کی حالت ایک دوسرے پر ظاہر نہیں ہوئی ورنہ نتیجہ کفر کے سوا اور کچھ نہ نکلتا۔

صرف اسی پر اکتفا نہیں' مزید پڑھیے اور شیعہ مذہب کا ماتم کیجئے۔



"عن جعفر عن ابیہ قال ذکرت التقیۃ یوما عند علی (ع) فقال' ان علم ابوذر ما فی قلب سلمان لقتلہ"۔ (رجال کشی روایت نمبر ۴۰)

ترجمہ :- "امام جعفرؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت علیؓ کے سامنے تقیہ کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اگر ابوذرؓ کو سلمانؓ کے دل کی حالت معلوم ہو جائے تو ان کو قتل کر ڈالیں"۔

ف۔ معلوم ہوا کہ شیعہ جن تین چار افراد کو مومن مخلص تسلیم کرتا ہے وہ بھی اپنے دل کا بھید کسی کو نہیں بتاتے تھے' رہا یہ عقیدہ کہ وہ دل کا بھید کیا تھا جو ایک دوسرے کو نہیں بتاتے تھے' اس کا حل یہ ہے کہ وہ بظاہر حضرت علیؓ سے موالات رکھتے ہونگے مگر دل میں خلفائے ثلاثہؓ سے عقیدت و محبت رکھتے ہونگے' چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ کا خلفاء ثلاثہؓ سے محبت و موالات رکھنا اس سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا گورنر بنایا تھا' اس وقت سے حضرت علیؓ کے دور تک یہ مدائن کے گورنر چلے آ رہے تھے۔ اسی حالت میں ۳۶ھ میں ان کا وصال ہوا۔ (ترجمہ' حیات القلوب باب ۵۹ ص ۹۵۶ ج ۲)

الغرض جن بزرگوں کے بارے میں شیعہ کہتے ہیں کہ وہ ارتداد سے محفوظ رہے ان کے احوال بھی شیعہ کتب سے میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیے ہیں کہ شیعہ کو حقیقت میں ان تین یا چار لوگوں پر بھی اعتماد نہیں' شاید اس لئے کہ وہ بھی خلفاءؓ سے موالات رکھتے تھے اور انہوں نے عہدے اور مناصب بھی قبول فرمائے۔ غالباً" ان کی یہی قلبی کیفیت تھی جس کی بنا پر شیعہ روایات میں کہا گیا ہے کہ اگر ایک کے دل کا حال دوسرے کو معلوم ہو جاتا تو اس کو قتل کر دیتا یا کافر ہو جاتا۔

نتیجہ :- اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کے لئے تشریف لائے تھے اس میں کامیاب نہ ہو سکے (نعوذ باللہ) ظاہر ہے کہ شیعہ

روایات کے مطابق حضورؐ کے وصال کے بعد صرف تین افراد اسلام پر قائم رہے اور ان تین کا حال یہ ہے کہ وہ بھی شک و تردد میں مبتلا تھے۔ تو پھر مومن کامل تو کوئی بھی نہ رہا، آپ نے "رجال کشی" کی جو روایات پیش کی ہیں ان کی رو سے تو مذہب شیعہ کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ ہمارے شیعہ اس قسم کی روایات پڑھنے کے بعد بھی شیعہ مذہب پر قائم ہیں؟

سلیم:۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن آپ نے میری بات کو "دیوانے کی بڑ" سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا، اب تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ شیعہ جس اسلام کو مانتا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوتے ہی لوگ اسلام سے ہٹ گئے یا شک و تردد میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ حضورؐ کو جس عظیم مقصد کے لئے مبعوث کیا گیا تھا وہ مقصد پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ یہ نتیجہ صرف میں نے اخذ نہیں کیا بلکہ آپ کے ایرانی انقلاب کے بانی خمینی نے بھی برملا اس کفر و زندقہ کا اظہار کیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو حوالہ دکھاؤں؟

شبیر:۔ کمال ہے یار۔ آپ کے پاس تو ہر بات کا ثبوت نقد موجود ہے۔ یہ بات تو کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن میں ناکام ہو گئے؟

سلیم:۔ میں نے کب کہا ہے کہ کوئی مسلمان یہ بات کہہ سکتا ہے، اور جو اس قسم کی بات کہے وہ مسلمان ہی کب ہے؟ لیجئے! یہ میرے پاس ایک کتابچہ ہے "اتحاد و یکجہتی" یہ رسالہ ملتان شہر میں چند سال قبل تقسیم کیا گیا تھا اس میں خمینی کی وہ تقریر شائع ہوئی ہے، جو اس نے تہران میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کی تھی۔ اسے کھولیے اور پڑھیے۔ عبارت یہ ہے۔



## تمام انبیاءؑ دنیا سے ناکام گئے

"اب تک کے سارے رسول، جن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں دنیا میں عدل و انصاف کے اصولوں کی تعلیم کے لئے آئے لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے، حتیٰ کہ نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آئے تھے اپنی زندگی میں ایسا نہ کر سکے"۔

(تہران ٹائمز ۲۹ جون ۸۰ء)
("تعمیر حیات" لکھنؤ ۱۰ اگست ۸۰ء)

نوٹ:۔ مذکورہ اعلان تہران ریڈیو سے بھی ۳۰ جون ۱۹۸۰ھ کو نشر ہوا تھا۔

اس حوالے کے بعد بھی میرے موقف میں آپ کو کوئی شبہ ہے؟

شبیر:۔ یہ تو واقعی کفریہ عبارت ہے اور امام خمینی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مشن میں ناکام ہو گئے، میرے تو دماغ کے دریچے کھل گئے ہیں اور اب تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے شیعہ مذہب کی بنیاد ایک سازش کے تحت اسلام سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے رکھی گئی ہے۔

سلیم:۔ اس میں کوئی شک نہیں بلکہ حقیقت یہی ہے کہ شیعہ مذہب، اسلام کی جڑوں پر تیشہ چلانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ ورنہ آپ خود سوچیں کہ جس مذہب میں قرآن کریم کی صحت پر شک کیا جاتا ہو۔
جس مذہب میں اللہ کی لاریب کتاب کو تحریف و تبدیل شدہ سمجھا جاتا ہو۔
جس مذہب میں کاتبین وحی کو مرتد اور کافر کہا جاتا ہو۔
جس مذہب میں حدیث رسولؐ کے راویوں (صحابہ کرامؓ) کو کائنات کی

بد ترین مخلوق کہا جاتا ہو۔

جس مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے جانشین صحابہ کرامؓ کو اسلام دشمن کہا جاتا ہو۔

جس مذہب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام رسولؐ کے نام سے متعارف کرایا جاتا ہو۔

جس مذہب میں انبیاءؑ کے بعد آنے والے ائمہ کو انبیاء سابقین سے بلند درجہ تسلیم کیا جاتا ہو۔

جس مذہب میں حضرات شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو کافر کہا جاتا ہو۔

جس مذہب میں سوائے اپنوں کے باقی سارے مسلمانوں کو "کنجریوں کی اولاد" کہا جاتا ہو اس مذہب کے پیروکار آخر کس بنیاد پر مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟

شبیر:۔ یہ آپ نے آخر میں جو بات کہی ہے کہ "سوائے اپنوں کے باقی سارے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہا جاتا ہے" اس میں کیا صداقت ہے؟

سلیم:۔ یہ بات بھی دیگر تمام باتوں کی طرح آپ کے مذہب کی کتاب "روضہ کافی" میں موجود ہے۔ ذرا یہ عبارت پڑھیے۔

## شیعوں کے علاوہ سب کنجریوں کی اولاد ہیں

"ان الناس کلھم ذات بغایا ما خلا شیعتنا"

ترجمہ:۔ "بالتحقیق تمام لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں سوائے ہمارے شیعوں کے"۔

کس قدر ستم ظریفی ہے کہ شیعہ مذہب میں ساری دنیا کے مسلمان، اکابرین بزرگان دین اور صلحاء امت (نعوذ باللہ) کنجریوں کی اولاد ہیں، لیکن چلو کوئی



نہیں، ہمیں اگر وہ برا بھلا کہہ لیتے تو درگزر ہو سکتا تھا لیکن شیعہ نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ تک کو معاف نہیں کیا۔ پھر بھی وہ مسلمان کہلائیں۔ آخر کس بنیاد پر؟

شبیر:۔ شیعہ مذہب کے بارے میں مجھے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہوئیں جن سے میں آج تک ناواقف تھا۔ بلکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ سنی اور شیعہ کے درمیان معمولی نوعیت کا اختلاف ہے لیکن آج میرے سامنے یہ عقدہ کھلا کہ شیعہ اور سنی کے درمیان بنیادی عقائد و مسائل میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب تو میرا دل بھی شیعہ مذہب سے کھٹا ہو گیا ہے۔

سلیم:۔ آپ نے ابھی ایک جملہ کہا کہ "سنی اور شیعہ کے درمیان اختلاف ہے" ذرا اس جملے کی تصحیح فرمالیں، سنی شیعہ کے درمیان اختلاف نہیں بلکہ مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان اختلاف ہے"۔ اس لئے کہ اہل سنت کا مذہب وہی ہے جو اسلام نے ہمیں دیا ہے جبکہ شیعہ مذہب قدم قدم پر اسلام سے متصادم ہے۔ اسی لئے ہم شیعہ کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

شبیر:۔ آپ نے مجھے صرف تین جگہ شیعہ مذہب کا اسلام سے تصادم بتایا ہے، عقیدہ تحریف قرآن، عقیدۂ امامت اور تکفیر صحابہ" لیکن دعویٰ یہ کر رہے ہیں کہ قدم قدم پر شیعہ مذہب اسلام سے متصادم ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ کہاں تک درست ہے؟

سلیم:۔ میں نے اسلام کے خلاف شیعہ کے تین عقائد تو اس لئے بتائے ہیں تاکہ آپ پر شیعہ کا کفر واضح ہو جائے، جبکہ اسلام اور شیعہ مذہب میں قدم قدم پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو چند مثالیں پیش کروں؟

شبیر:۔ جی ہاں! ضرور پیش کریں۔

سلیم:۔ ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کے سنیے۔

# شیعہ کا چوتھا کفر

# توہین رسالت ........ بحوالہ متعہ

دنیا کے ہر مذہب میں "زنا" کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جب دو مرد و عورت باہم راضی ہوں تو وہ اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے آزاد ہیں۔ لیکن دنیا کا واحد شیعہ مذہب ہے کہ جس میں "زنا" کو "متعہ" کا عنوان دیکر جائز بلکہ بڑی فضیلت کا حامل عمل بتلایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی شیعہ کے کفر کا موجب ہے۔

"متعہ" نکاح موقت کا نام ہے، جس میں مرد و زن ایک دوسرے کو چند گھنٹوں، چند دنوں یا چند ماہ کے لئے محض جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے قبول کر لیتے ہیں، اور وقت متعین گذر جانے کے بعد عورت از خود مرد سے الگ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس طرح کے عارضی نکاح کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ شیعہ مذہب نے "زنا" کو جائز قرار دینے کے لئے "متعہ" کا سہارا لیا ہے۔ اور شیعوں کی "تفسیر عیاشی" اور "تفسیر منہاج الصادقین" وغیرہ میں متعہ کے بہت سارے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

شیعہ: متعہ تو اسلام میں جائز ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچویں پارے کی

ابتدا میں فرمایا ہے۔

فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة (النساء ۴)

ترجمہ:۔ "پس تم جن عورتوں سے متعہ کرنا چاہو تو ان کے مقرر شدہ مہر انہیں دے دو"۔

دیکھیے۔ اس آیت میں اللہ نے صاف لفظوں میں "فما استمتعتم" کا لفظ استعمال کر کے متعہ کو جائز قرار دیا ہے۔ پھر شیعہ پر یہ الزام کیوں ہے کہ وہ متعہ کو بڑی فضیلت کا حامل عمل سمجھتے ہیں؟

سلیم:۔ آپ کو لفظ "فما استمتعتم" سے شبہ ہوا ہے۔ کہ اس سے مراد "متعہ" ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس سے پہلے اللہ رب العزت نے نکاح کرنے کی جو شرط بتائی ہے وہ ہے "محصنين غير مسافحين"۔ ترجمہ:۔ "گھر بسانے کے لئے نہ کہ شہوت رانی کے لئے"۔

یعنی عورتوں سے نکاح کا مقصد "قید میں لانا" یا "گھر بسانا" ہونا چاہئے۔ محض شہوت رانی یا جنسی خواہشات کی تکمیل مقصود نہ ہو۔ ایسی عورتوں سے جب تم فائدہ حاصل کرنا چاہو تو ان کے مقررہ مہر انہیں ادا کر دو۔

"فما استمتعتم" کے معنی ہیں "اگر فائدہ حاصل کرنا چاہو" یعنی ان سے مجامعت کرنے کا ارادہ ہو۔

آپ نے استمتعتم کا لفظ دیکھ کر اس سے "متعہ" سمجھ لیا۔ جب کہ ایسا نہیں ہے۔ ہاں ابتداء اسلام میں "متعہ" جائز تھا۔ لیکن غزوۂ خیبر کے موقع پر حضورؐ نے منع فرما دیا تھا۔ اس کے بعد فتح مکہ کے موقعہ پر صرف تین دن کے لئے اجازت دی تھی پھر ہمیشہ کے لئے منع کر دیا گیا۔

شبیر:۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ میرے پاس متعہ کی بہت بڑی دلیل ہے لیکن آپ نے میری اس دلیل کا خوب آپریشن کر دیا۔ واقعی استمتعتم کا مطلب تو



"فائدہ حاصل کرنا" ہے۔ لیکن ہمارے شیعہ حضرات اس لفظ سے لوگوں کو خوب دھوکہ دیتے ہیں۔ اور خود میں نے بھی بہت سے سینوں کو اسی دلیل سے لاجواب کیا ہے۔ لیکن آپ ماشاء اللہ صاحب علم ہیں۔ آپ نے تو اس لفظ کی حقیقت میرے سامنے بیان کر دی۔

سلیم:۔ یہ حقیقت ہے کہ شیعہ مجتہدین عام لوگوں کے سامنے اس قسم کے عربی الفاظ پیش کر کے انہیں خوب دھوکہ دیتے ہیں لیکن یہ دھوکہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ اس لئے کہ۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

شبیر:۔ اچھا تو بات دوسری طرف نکل گئی۔ آپ نے کہا تھا کہ متعہ بھی شیعہ کے کفر کی دلیل ہے۔ ذرا ثابت کیجئے؟

سلیم:۔ بھئی! بات سیدھی ہے کہ متعہ کا اسلام میں کوئی جواز نہیں بلکہ یہ "زنا" کا دوسرا نام ہے۔ اور "زنا" کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا○ (بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ "اور زنا کے قریب مت جاؤ بے شک یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے"۔

جس چیز کو اسلام نے فحاشی و بدکاری کا سبب بتایا ہو۔ اور اس کے قریب جانے سے روکا ہو۔ اس چیز کو جائز بلکہ پسندیدہ عمل قرار دینا اور اسلام کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال و مستحسن قرار دینا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ شیعہ مذہب "متعہ" کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے بلکہ اس کے زبردست فضائل بھی بیان کرتا ہے۔

مجھے بتائیں کہ اگر کوئی شخص راتوں کو عبادات و نوافل میں بسر کرے اور دن کو روزہ رکھے اور یہ عمل وہ زندگی بھر کرتا رہے۔ اور ہر سال حج کا فریضہ بھی انجام دیا کرے۔ ہر سال قربانی بھی کرے، اللہ کے راستے میں جہاد بھی کرے، مستحقین کی ضرورتوں کو بھی پورا کرے۔ بہت بڑا صاحب جود و سخا بھی ہو۔ اور اللہ کی نافرمانیوں سے ہمیشہ محفوظ بھی رہے۔ تو کیا وہ شخص حضرت حسین رضی اللہ کے مقام و مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے؟

شبیر:۔ آج کا کوئی شخص کتنا ہی عابد و زاہد بن جائے وہ حضرت حسینؓ کے پاؤں کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ حضرت حسینؓ کے مقام تک پہنچے۔

سلیم:۔ لیکن آپ کے مذہب کے مجتہدین نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

## چار دفعہ متعہ کرنے والا حضورؐ کے مقام تک پہنچ جاتا ہے

"جو شخص ایک دفعہ متعہ کرے وہ حضرت حسینؓ کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ جو دو مرتبہ کرے وہ حضرت حسنؓ کے مقام کو پالیتا ہے جو تین دفعہ کرے وہ حضرت علیؓ کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے اور جو چار مرتبہ متعہ کرے وہ میرے مقام و مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے"۔ (ملاحظہ فرمائیے تفسیر منہاج الصادقین)

شبیر:۔ توبہ، توبہ توبہ، کہاں لکھا ہے یہ؟

سلیم:۔ یہ دیکھیے تفسیر "منہاج الصادقین" کی عربی عبارت، جس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرۃ فدرجتہ کدرجۃ حسین ومن تمتع مرتین فدرجتہ کدرجۃ حسن ومن تمتع ثلاث مرات فدرجتہ کدرجۃ علی ومن تمتع اربع مرات فدرجتہ کدرجتی۔ (تفسیر کبیر



منہاج الصادقین جلد دوم۔ مصنف فتح اللہ کاشانی)

شبیر:۔ ارے، واقعی، یہ تو صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ چار دفعہ متعہ کرنے پر اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام تک پہنچا جا سکتا ہے تو ایک دفعہ اور "متعہ" کر لیا جائے تاکہ "خدا" کے مقام تک بھی پہنچا جا سکے۔ کیسی خباثت ہے؟ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ آخر انہوں پانچویں مرتبہ متعہ کرنے کی فضیلت کیوں نہیں لکھ دی، قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ میں تو بہت بڑی غلطی پر تھا، شیعہ لوگ تو لگتا ہے کہ خدا بننے کے چکر میں ہیں۔ صرف ایک سیڑھی باقی رہ گئی تھی اسے بھی عبور کر لیتے تو خدا کے مقام تک پہنچ جاتے۔ پتہ نہیں چار دفعہ پورا کرنے کے بعد بریک کیوں لگا دی؟

سلیم:۔ آپ یہ بتائیں کہ مذکورہ بالا نظریہ کفر ہے یا نہیں؟ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ ساری زندگی عبادت کرنے والا اور ایک لمحہ بھر غفلت نہ کرنے والا انسان بھی مقام و مرتبہ کے لحاظ سے کسی ادنیٰ درجہ کے تابعی تک نہیں پہنچ سکتا اور شیعہ مذہب چار دفعہ "زنا" کرنے والے کو مقام نبوت تک پہنچا رہا ہے۔ اب بھی اگر شیعہ خارج از اسلام نہیں تو پھر دنیا میں کوئی بھی کافر نہیں۔

شبیر:۔ صرف خارج از اسلام؟؟؟
ایسا عقیدہ رکھنے والا تو کائنات کا بدترین کافر ہے۔

سلیم:۔ یہی بات تو جھنگوی شہیدؒ نے اپنی اوکاڑہ والی تقریر میں کہی تھی کہ "شیعہ کائنات کا بدترین، غلیظ ترین کافر ہے"۔

شبیر:۔ بالکل صحیح کہا جھنگویؒ صاحب نے۔ بلکہ "کافر" سے آگے کچھ اور بھی کہتے تو صحیح تھا۔ یار حد ہو گئی، اتنی خباثت بھری پڑی ہے شیعہ مذہب میں؟ ہمارے تو وہم و گمان میں بھی یہ چیزیں نہیں تھیں۔ میں تو بس یہ سمجھتا تھا کہ یہ شیعہ حضرات چونکہ اہل بیتؓ سے محبت رکھتے ہیں اور ہر وقت غم

حسینؓ میں بیچارے روتے رہتے ہیں اس لئے سچے ہونگے لیکن یہ تو آج عقدہ کھلا کہ یہ لوگ صرف مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں اور مصنوعی آنسو بہا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ میری توبہ، توبہ، توبہ اور میرے باپ کی بھی توبہ۔ یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں ایسے ناپاک مذہب پر۔

سلیم:۔ شکریہ! مجھے بہت خوشی ہوئی کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی اور اللہ نے آپ کو ہدایت عطا فرمادی۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو راہ حق پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شبیر:۔ مجھے بھی بہت خوشی ہے کہ اللہ نے مجھے بہت بڑی گمراہی سے بچا لیا اور آپ کا تہہ دل سے شکر گذرا ہوں کہ آپ ہی میری ہدایت کا ذریعہ بنے۔ لیکن آپ نے کچھ دیر پہلے ایک بات کہی تھی کہ اسلام سے شیعہ مذہب قدم قدم پر اختلاف کرتا ہے۔ اس اختلاف میں سے صرف ایک اختلاف آپ نے بتایا اگر آپ مناسب سمجھیں تو چند مثالیں اور بھی بتا دیں تاکہ اگر کسی سے بات کرنی پڑے تو کچھ معلومات تو ہوں؟

سلیم:۔ اب تو بحمد اللہ آپ میرے مسلمان بھائی بن گئے ہیں۔ اس لئے میں اسلام اور شیعہ مذہب کے درمیان اختلافات کی چند مزید مثالیں آپ کو دوں گا جس سے آپ ذہنی طور پر مطمئن ہو جائیں گے۔

شبیر:۔ ضرور، ضرور، ضرور۔

سلیم:۔ پھر توجہ سے سنئے!

(ا) کلمہ:۔ ساری دنیا کے مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ دو اجزا پر مشتمل ہے۔ (ا) توحید۔ (۲) رسالت

مثلاً " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ



وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت آدمؑ سے لے کر ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک کلمہ دو اجزا پر مشتمل رہا ہے۔

مثلاً لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ۔

لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ۔

لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ۔

لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ۔

اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

قرآن کریم سے اور احادیث رسولؐ سے جس کلمے کا ثبوت ملتا ہے وہ یہی دو اجزا کلمہ ہے لیکن شیعہ حضرات نے جہاں دیگر مقامات پر اسلام سے ہٹ کر الگ راستہ اختیار کیا ہے وہاں اس کلمہ اسلام میں بھی پیوند کاری کر کے اصلی کلمہ پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ فرق ملاحظہ فرمائیے۔

اسلام کا کلمہ:۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

شیعہ کا کلمہ:۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل۔

آپ نے دیکھا کہ شیعہ، اسلام کے کلمہ پر بھی راضی نہیں۔ اس سے پہلے آپ شیعہ کتب میں دیکھ چکے ہیں کہ شیعہ کا قرآن پر ایمان نہیں ہے، قرآن کریم پر ایمان تو بعد کی بات ہے اسلام میں داخلے کے لئے سب سے پہلی چیز "کلمہ اسلام" ہے جو طبقہ، اسلام کے کلمہ کو ہی تسلیم نہیں کرتا وہ تیس پاروں کے قرآن کو کیسے تسلیم کرے گا، یہی وجہ ہے کہ شیعہ کلمہ سے لے کر مذہب اسلام کے ہر ہر مسئلے میں اختلاف کرتا چلا آرہا ہے، اور اس کے باوجود ان اختلافات کے ساتھ اسلام سے اپنی محبت کا اظہار کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔

حسینؓ میں بیچارے روتے رہتے ہیں اس لئے سچے ہونگے لیکن یہ تو آج عقدہ کھلا کہ یہ لوگ صرف مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں اور مصنوعی آنسو بہا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ میری توبہ، توبہ، توبہ اور میرے باپ کی بھی توبہ۔ یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں ایسے ناپاک مذہب پر۔

سلیم:- شکریہ! مجھے بہت خوشی ہوئی کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی اور اللہ نے آپ کو ہدایت عطا فرما دی۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو راہ حق پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شبیر:- مجھے بھی بہت خوشی ہے کہ اللہ نے مجھے بہت بڑی گمراہی سے بچا لیا اور آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ ہی میری ہدایت کا ذریعہ بنے۔ لیکن آپ نے کچھ دیر پہلے ایک بات کہی تھی کہ اسلام سے شیعہ مذہب قدم قدم پر اختلاف کرتا ہے۔ اس اختلاف میں سے صرف ایک اختلاف آپ نے بتایا اگر آپ مناسب سمجھیں تو چند مثالیں اور بھی بتا دیں تاکہ اگر کسی سے بات کرنی پڑے تو کچھ معلومات تو ہوں؟

سلیم:- اب تو بحمد اللہ آپ میرے مسلمان بھائی بن گئے ہیں۔ اس لئے میں اسلام اور شیعہ مذہب کے درمیان اختلافات کی چند مزید مثالیں آپ کو دوں گا جس سے آپ ذہنی طور پر مطمئن ہو جائیں گے۔

شبیر:- ضرور، ضرور، ضرور۔

سلیم:- پھر توجہ سے سنئے!

(۱) کلمہ:- ساری دنیا کے مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ دو اجزا پر مشتمل ہے۔ (۱) توحید۔ (۲) رسالت

مثلاً "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ



وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت آدمؑ سے لے کر ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر کلمہ دو اجزا پر مشتمل رہا ہے۔

مثلاً لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ۔

لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ۔

لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ۔

لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ۔

اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

قرآن کریم سے اور احادیث رسولؐ سے جس کلمے کا ثبوت ملتا ہے وہ یہی دو اجزا والا کلمہ ہے لیکن شیعہ حضرات نے جہاں دیگر مقامات پر اسلام سے ہٹ کر الگ راستہ اختیار کیا ہے وہاں اس کلمہ اسلام میں بھی پیوند کاری کر کے اصلی کلمہ پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ فرق ملاحظہ فرمایئے۔

اسلام کا کلمہ:- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

شیعہ کا کلمہ:- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل۔

آپ نے دیکھا کہ شیعہ، اسلام کے کلمہ پر بھی راضی نہیں۔ اس سے پہلے آپ شیعہ کتب میں دیکھ چکے ہیں کہ شیعہ کا قرآن پر ایمان نہیں ہے، قرآن کریم پر ایمان تو بعد کی بات ہے اسلام میں داخلے کے لئے سب سے پہلی شرط "کلمہ اسلام" ہے جو طبقہ، اسلام کے کلمہ کو ہی تسلیم نہیں کرتا وہ تیس پاروں کے قرآن کو کیسے تسلیم کرے گا، یہی وجہ ہے کہ شیعہ کلمہ سے لے کر بلکہ اسلام کے ہر ہر مسئلے میں اختلاف کرتا چلا آرہا ہے، اور اس کے باوجود وہ اخلاق کے ساتھ اسلام سے اپنی محبت کا اظہار کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔

شبیر:- میں تو کلمے میں علی ولی اللہ اور دیگر الفاظ کے اضافے کو کوئی زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا۔ بلکہ میرے ذہن میں تو یہ تھا کہ ہمارے کلمے میں جہاں اللہ کی وحدانیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے وہاں حضرت علیؓ کی ولایت، وصایت اور خلافت کا ذکر بھی ایک مستحسن چیز ہے؟ اس میں کیا حرج ہے؟

سلیم:- بات دراصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے کلمے میں اضافہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا کلمہ مکمل نہیں تھا، جس میں حضرت علیؓ کی ولایت وغیرہ کا ذکر ہونے سے رہ گیا تھا اسے شیعہ حضرات نے مکمل کر کے کلمے کے نقص کو دور کر دیا۔

پھر اسلام کے کلمے میں جن دو چیزوں کا ذکر ہے، یعنی "توحید اور رسالت" ان دونوں چیزوں پر ایمان لانا فرض اور انکار کفر ہے۔ شیعہ نے ان دو چیزوں کے ساتھ حضرت علیؓ کی ولایت کا ذکر شامل کر کے ولایت علیؓ پر ایمان لانے کو بھی فرض اور اس کے انکار کو کفر قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کہ آپ "اصول کافی" کی روایت میں پڑھ چکے ہیں کہ شیعہ کے ہاں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے اسی طرح "علی ولی اللہ" کا منکر بھی کافر ہے۔

الغرض کلمہ میں "ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل" کو شامل کرنے کا مقصد ان تمام لوگوں کو "کافر" قرار دینا ہے۔ جو اس کلمہ کے بقیہ جزو کو نہیں مانتے۔

چنانچہ کلمہ کے معاملے میں شیعوں نے مسلمانان عالم سے الگ راستہ اختیار کیا۔ اور نویں، دسویں جماعت کے شیعہ طلباء کے لئے انہوں نے بالاصرار وہی اضافہ شدہ کلمہ شائع کروایا۔



(۴) اذان:- "کلمہ" کی طرح شیعہ حضرات اس اذان پر بھی راضی نہیں ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو سکھائی تھی، اور حضرت بلالؓ، حضرت ابن ام مکتومؓ اور دیگر صحابہؓ سے دلوائی تھی۔

اسلام نے جس اذان کا حکم دیا ہے اور جو اذان، اسلام کا شعار ہے وہ وہی اذان ہے جو اہل سنت کی مساجد میں پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اہل تشیع نے اس اذان کو بھی نامکمل اور ناکافی سمجھتے ہوئے اپنی طرف سے "علی ولی اللہ" کا اضافہ کر دیا۔ حالانکہ شیعہ مجتہد، شیخ صدوق ابو جعفر قمی نے اپنی تصنیف "من لا یحضرہ الفقیہ" میں اس اضافہ کو ملعون مفوضہ کی بدعت قرار دیا ہے۔

[illegible] اذان کے کلمات نقل کرنے کے بعد وہ شیعہ کی طرف سے اضافہ کے بارے میں جو کچھ لکھتے ہیں وہ آپ مذکورہ کتاب میں خود پڑھ سکتے ہیں۔ [illegible] فرمائیے۔

## [illegible] کی اذان، شیعہ کی کتابوں میں

"هذا هو الاذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه والمفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا وزادوا فى الاذان محمد وال محمد خير البرية مرتين، وفى بعض رواياتهم بعد اشهد ان محمد رسول الله، اشهد ان عليا ولى الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلک اشهد ان عليا امير المومنين حقا مرتين، ولا شک فى ان عليا ولى الله وانه امير المومنين حقا وان محمدا واله صلوات الله عليهم خير البرية ولكن ليس ذلک فى اصل الاذان وانما ذكرت ذلک ليعرف بهذه الزيادة المتهمون بالتفويض المدلسون انفسهم فى جملتنا"۔

ترجمہ :- "یہی صحیح اذان ہے اس میں اضافہ نہیں کیا جائے گا نہ اس میں کمی کی جائے گی۔ اور فرقہ مفوضہ نے ان پر اللہ کی لعنت ہو، کچھ روایتیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں "محمد وال محمد خیر البریۃ" کے الفاظ دو مرتبہ بڑھائے ہیں۔ اور ان کی بعض روایات میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد "اشھد ان علیا ولی اللہ" (دو مرتبہ) کے الفاظ ہیں۔ اور بعض نے ان الفاظ کے بجائے "اشھد ان امیر المومنین" (دو مرتبہ) کے الفاظ روایت کئے ہیں۔ اور کوئی شک نہیں کہ علیؓ ولی اللہ ہیں، اور یہ کہ وہ واقعی امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمدؐ و آل محمدؐ خیر البریۃ ہیں، لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں۔ میں نے یہ اس لئے ذکر کیا ہے تاکہ اس زیادتی کے ذریعے وہ لوگ پہچانے جائیں جن پر تفویض کی تہمت ہے اور جو اپنے عقیدے کو چھپا کر ہماری جماعت کے اندر گھسنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

ملاحظہ فرمایئے کہ شیخ صدوق تاکید شدید فرماتے ہیں کہ اذان کے اصل کلمات میں کمی بیشی نہ کی جائے اور یہ کہ "اشھد ان علیا ولی اللہ" کے کلمات کا اضافہ بدبخت اور ملعون مفوضہ کی ایجاد کردہ بدعت ہے۔ لیکن آج کل ان ملعونوں کی بدعت پر بھی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ آپ جانتے ہیں کہ اذان میں کچھ اور کلمات کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً "اشھد ان امیر المومنین، وامام المتقین، علیا ولی اللہ، وصی رسول اللہ، وخلیفتہ بلافصل"۔

ذرا مجھے سمجھایئے کہ شیخ صدوق کے زمانے میں "اشھد ان علیا ولی اللہ" کے الفاظ بدعت اور موجب لعنت تھے اور آج ان طویل الفاظ کے بڑھانے سے یہ بدعت اور لعنت کتنے گنا بڑھ گئی ہوگی؟

شبیر:- یہ تو آپ نے بڑی زبردست دلیل پیش کی ہے، گویا شیعہ کتاب میں سینوں کی اذان کا ثبوت مل گیا اور شیعہ کی اذان کو بدعت کہہ دیا گیا ہے۔ پھر



حیرت کی بات یہ ہے کہ شیعہ اذان کو بدعت لکھنے والے شیخ صدوق صاحب خود بھی شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ہوئی ناں بات۔

میرے بھائی! یہ کوئی حیرت کی بات نہیں بلکہ شیعہ مجتہدین کو یہ سب معلوم ہے اور وہ بھی یہ سب کچھ اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں لیکن اپنی عوام کو اندھیرے میں رکھتے ہیں، ورنہ عوام کو اگر پتہ چل جائے کہ شیعہ مصنفین نے اہل سنت کی اذان کو صحیح اور شیعہ کی اذان کو غلط اور بدعت قرار دیا ہے تو عوام اپنے بڑوں کی گردن ناپے۔

آخر کب تک عوام کو اندھیرے میں رکھیں گے۔ آخر ایک دن تو حقیقت کھل ہی جائے گی۔ جیسے آج میرے سامنے حقیقت کا انکشاف ہوا ہے اور آپ نے شیعہ مذہب کا سارا کچا چھٹا کھول کر میرے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور آج تک تو میں بھی یہی سمجھتا رہا کہ ہماری اذان بالکل صحیح اور سینوں کی اذان غلط ہے۔

آپ نے یہ دیکھ لیا کہ سینوں کی اذان کا ثبوت شیعہ کتابوں سے مل گیا لیکن خود شیعہ کی اذان کو شیعہ مصنفین بدعت لکھ رہے ہیں، پھر بھی شیعہ اپنی اسی بدعت پر قائم ہیں۔ آخر کیوں؟

میری تو سمجھ میں بات نہیں آتی۔ پتہ نہیں، ایک چیز معلوم ہونے کے باوجود بھی وہ ہٹ دھرمی پر کیوں قائم ہیں؟ آپ ہی بتائیں؟

میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ شیعہ مذہب قدم قدم پر اسلام سے الگ ہے اس لئے شیعہ نے ہر ہر جگہ، اسلامی شعائر سے ہٹ کر اپنا الگ راستہ بنایا ہے، اسی وجہ سے انہوں نے اسلام کی اذان میں بھی اپنی طرف سے اضافہ کرکے، اسلامی اذان پر عدم اعتماد کا اظہار کرکے اپنی الگ اذان گھڑ لی۔ تاکہ اذان میں بھی مسلمانوں سے اتحاد نہ ہو سکے۔

شبیر:- لیکن آج کل تو شیعہ راہنما اتحاد' اتحاد کے عنوان پر بڑی باتیں کرتے رہتے ہیں اور "اتحاد بین المسلمین" پر بہت زور دیتے ہیں اور خاص طور پر سپاہ صحابہؓ کے لئے وہ کہتے ہیں کہ اس تنظیم کے لوگ اتحاد کے بجائے انتشار پیدا کر رہے ہیں' آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

سلیم:- بھئی دیکھیں! میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ میرا سپاہ صحابہؓ سے کوئی تعلق نہیں' ہاں سپاہ صحابہؓ کے لوگوں سے کچھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ وہ بھی جھنگوی شہیدؒ کی ایک تقریر سننے کے بعد۔ اس لئے میں سپاہ صحابہؓ کی وکالت تو آپ کے سامنے نہیں کروں گا۔ ہاں آپ نے جو کہا کہ شیعہ راہنما تو ہمیشہ اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ تو جواباً عرض ہے کہ شیعہ کی طرف سے اتحاد کی بات محض ایک دھوکہ ہے۔ ورنہ آپ خود سوچیں کہ شیعہ کا کلمہ' شیعہ کی اذان' شیعہ کا قرآن' شیعہ کا نظام زکوٰۃ' شیعہ کا روزہ' شیعہ کا وضو' شیعہ کی نماز شیعہ کی حدیث اور دیگر بیشمار مسائل ہم نے تو انہیں الگ بنا کر نہیں دیئے۔ انہوں نے خود ہی اپنے لئے ایک علیحدہ راستے کا انتخاب کیا ہے۔ اور وہ اپنے اس راستے پر پوری ڈھٹائی سے قائم بھی ہیں' اس راستے کو چھوڑنے پر تیار ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اسکولوں میں شیعہ سنی بچے اکھٹے ایک ہی استاذ کے پاس ایک ہی نصاب پڑھا کرتے تھے' شیعہ کو یہ بات بھی پسند نہ آئی اور انہوں نے شیعہ سنی اختلاف کا بیج اسکول کے بچوں کے معصوم ذہنوں میں ڈالنے کے لئے اپنی اسلامیات حکومت سے پرزور مطالبہ کر کے الگ کروالی۔ کیا ہم نے انہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ اسکول میں بھی شیعہ سنی اختلافات پیدا کر دیئے جائیں تاکہ اسکولوں میں بھی جھگڑا شروع ہو جائے اور بچپن سے ہی شیعہ سنی لڑائی کا آغاز کر دیا جائے جو کبھی ختم ہونے کا نام ہی نہ لے؟ جب ہر ہر قدم پر' ہر ہر مسئلے میں' انہوں نے ملت اسلامیہ سے اتحاد کرنے کے بجائے اپنے لئے الگ راستہ



سلیم:- تو اس پس منظر کی بنیاد پر آپ شیعہ راہنماؤں کی طرف سے اتحاد' اتحاد اور اتحاد بین المسلمین کے کھوکھلے دعوؤں کا خود ہی اندازہ کر لیں کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک مخلص ہیں؟

شبیر:- آپ نے بجا کہا کہ ہمارے مذہب کی کوئی چیز انہیں پسند نہیں' ہر جگہ انہوں نے اختلاف کیا ہے اور پھر کہتے یہ ہیں کہ اتحاد ہونا چاہئے۔ تو اتحاد کا راستہ تو انہوں نے خود بند کر دیا ہے۔ پھر اتحاد کہاں سے ہو؟

اچھا تو بات دوسری طرف نکل گئی۔ آپ مجھے اسلام سے شیعہ مذہب کے اختلافات کی مثالیں دے رہے تھے۔ مثلاً" کلمہ اور اذان میں شیعہ کا راستہ الگ ہے۔ اور کوئی مثال؟

سلیم:- ہاں' ہاں سنئے؟

(۱) نماز:- آپ نے دیکھا ہو گا کہ ساری دنیا کے مسلمان ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ جو اسلام کا سرچشمہ اور منبع ہیں' وہاں بھی نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جاتی ہے' اللہ کے گھر' خانہ کعبہ میں بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی جاتی ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبویؐ میں بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی جاتی ہے۔ گویا ساری دنیا کے مسلمان' حنفی شافعی' مالکی' حنبلی' دیوبندی بریلوی' اہل حدیث' مقلدین' غیر مقلدین' نماز ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں لیکن شیعہ کو نماز میں ہاتھ باندھنا پسند نہیں۔

اب آپ ہی تو یہ کہیں کہ ساری دنیا کے مسلمان غلط راہ پر چل رہے ہیں اور شیعہ کا طریقہ صحیح ہے یا پھر اکیلے شیعہ کو غلط کہیں اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو گمراہ نہ کہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لن تجتمع امتی علی الضلالۃ (حدیث)

ترجمہ:- میری امت کبھی گمراہی پر متحد نہیں ہو گی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساری امت متحد ہو کر کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتی۔ تو پوری دنیا میں مسلمانوں کا ہاتھ باند کر نماز پڑھنا' اس عمل کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور صرف شیعہ کا ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا' ایک الگ راستہ ہے' جو اسکا وطیرہ ہے۔

شبیر:۔ لیکن شیعوں کے ہاں عورتیں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتی ہیں؟

سلیم:۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ہاں عورتوں کے لئے الگ مذہب ہو اور مردوں کے لئے الگ۔ ورنہ پورے عالم سالام میں تمام مرد حضرات اور تمام خواتین ہاتھ باندھ کر ہی نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن شیعہ حضرات کا معاملہ الگ ہے۔ انہوں نے تو ہر ہر جگہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنائی ہے ناں۔ اس لئے اگر وہ بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے لگ جائیں تو پھر تو ملت اسلامیہ کے ساتھ ان کا اتحاد ہونے کا امکان پیدا ہو جائے گا اور یہ انہیں مطلوب نہیں ہے۔

شبیر:۔ خیر' یہ تو ایک ایسا اختلاف ہے جو ہر انسان پر عیاں ہے' تقریباً" ہر مسلمان اس اختلاف سے بخوبی واقف ہے۔ کوئی اور اختلاف؟

سلیم:۔ بھئی اختلافات تو بہت ہیں' کونسا وہ مسئلہ ہے جس میں شیعہ کو دیگر مسلمانوں سے اختلاف نہیں ہے؟

(۴) روزہ:۔ آپ نے اخبارات میں رمضان شریف کے مہینے میں روزوں کے اوقات کا تراشا تو ضرور پڑھا ہو گا' جس میں مسلمانوں کے لئے روزوں کے اوقات درج ہوتے ہیں تو ساتھ ہی برائے اہل تشیع کا عنوان ہو کر ان کے لئے الگ اوقات تحریر کئے جاتے ہیں اور وہ اوقات ہمارے اوقات سے مختلف ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری میں تاخیر کرنے اور افطار میں جلدی کرنے کا امت کو حکم دیا ہے۔ لیکن شیعہ اس کے برعکس سحری میں جلدی اور



افطار میں تاخیر کرتا ہے' جس کا اندازہ آپ اخبارات میں لکھے ہوئے سحر و افطار کے اوقات سے بخوبی کر سکتے ہیں۔
میں آپ کو کیا کیا بتاؤں؟

## شیعہ اور اسلام میں فرق

قدم قدم پر شیعہ مذہب' اسلام اور اہل اسلام سے متصادم ہے۔

(۱) مسلمان عبادت کے لئے مساجد بناتے ہیں' شیعہ کے ہاں امام بارگاہ [illegible] ہے۔

(۲) مسلمان وضو ہاتھوں سے شروع کرتے ہیں اور شیعہ' وضو پاؤں سے شروع کرتے ہیں۔

(۳) مسلمان ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں' شیعہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔

(۴) مسلمان زکواۃ ادا کرتے ہیں۔ شیعہ خمس ادا کرتے ہیں۔

(۵) مسلمان حج کے موقع پر اللہ کی عبادت اور مناسک حج ادا کرتے ہیں' [illegible] شیعہ وہاں سیاسی قوت کا مظاہرہ کرتے اور روضہ رسولؐ پر حضرات شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو گالیاں دیتے ہیں۔

(۶) مسلمان صرف اللہ کو مشکل کشا سمجھتے ہیں جبکہ شیعہ کے ہاں گھوڑا بھی مشکل کشا مانا جاتا ہے۔

(۷) مسلمانوں کی نظر میں مقدس ترین مقامات مکہ اور مدینہ ہیں۔ لیکن شیعہ کے ہاں کربلا ہے۔

(۸) مسلمانوں کے ہاں نوحہ کرنا حرام ہے۔ شیعہ اسے عبادت سمجھتے ہیں۔

(۹) مسلمانوں کے نکاح کے موقع پر صرف لڑکی کی طرف سے وکیل مقرر

کیا جاتا ہے جبکہ شیعہ کے ہاں لڑکے کی طرف سے بھی وکیل ہوتا ہے۔

(۱۰) مسلمان قرآن کریم کو اللہ کی لاریب ولاشک اور ہر قسم کی غلطی سے پاک کتاب مانتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۱۱) مسلمان، قرآن کے بعد احادیث رسولؐ کو معیار مانتے ہیں، جبکہ شیعہ نہ قرآن کو مانتا ہے اور نہ ہی حدیث کو۔ اس لئے کہ حدیث کے سب سے پہلے راوی صحابہ کرامؓ ہیں۔

(۱۲) مسلمانوں کے ہاں صحابہ کرامؓ معیار ایمان و عمل ہیں۔ جبکہ شیعہ صحابہ کرامؓ کو مسلمان ہی تسلیم نہیں کرتے۔

(۱۳) مسلمانوں کے ہاں حضور اکرمؐ کے سب سے پہلے خلیفہ، حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جبکہ شیعہ، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو غصب شدہ خلافت سمجھتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غاصب و ظالم قرار دیتے ہیں۔

(۱۴) مسلمانوں کے عقیدے میں تمام انسانوں سے انبیاء افضل ہیں۔ جبکہ شیعہ عقیدے میں تمام انسانوں سے بارہ امام افضل ہیں۔ یہاں تک کہ نبیوں سے بھی افضل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(۱۵) مسلمان "زنا" کو گناہ کبیرہ جانتے ہیں۔ جبکہ شیعہ "زنا" کو "متعہ" نام دیکر جائز بلکہ مستحسن عمل قرار دیتے ہیں۔

(۱۶) مسلمان جھوٹ بولنے کو حرام اور گناہ سمجھتے ہیں جبکہ شیعہ جھوٹ کو تقیہ کا نام دیکر اسے دین کا اہم جزو سمجھتے ہیں۔ اور اس کے بغیر دین کو نامکمل بتاتے ہیں۔

الغرض کلمہ، اذان، وضو، نماز، روزہ، زکواۃ، حج، قرآن، حدیث، صحابہؓ، اہل بیتؓ اور دیگر بیشتر مواقع پر شیعہ مذہب، اسلام سے الگ نظر آتا ہے۔ پھر انہیں کس بنیاد پر مسلمان تسلیم کرکے ان سے اتحاد کیا جائے؟



شیعہ: ٹھیک ہے شیعہ کا ہر ہر جگہ، اسلام سے اور دیگر مسلمانوں سے اختلاف ہے لیکن بنیادی طور پر وہ خدا کو تو مانتا ہے۔ قیامت کے دن پر تو یقین رکھتا ہے؟

مسلم: آپ کو حیرت ہوگی کہ شیعہ کا خدا کے بارے میں بھی وہ نظریہ نہیں ہے جو تمام اہل اسلام کا ہے۔ مثلاً "اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

"قل اللھم ملک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء"

ترجمہ: "کہہ دیجئے اے اللہ! جو مالک ہے بادشاہی کا، جس کو چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے"۔

## حضرت عثمانؓ و معاویہؓ بد قماش (نعوذ باللہ)

کسی کو حکومت دینا، یا چھین لانا۔ عزت دینا یا ذلت دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ جیسے لوگ اور عوام ہوتے ہیں ویسے ہی اللہ ان پر حاکم بھیج دیتا ہے۔ لیکن شیعوں کا اللہ کے بارے میں نظریہ "ایرانی انقلاب کے محرک خمینی نے یوں بیان کیا ہے:

"ہم اس خدا کی پرستش نہیں کرتے، گویا وہ خدا لائق عبادت نہیں جس نے عثمانؓ، معاویہؓ اور یزید جیسے بدقماشوں کو خلافت دے دی"۔ (کشف الاسرار ص [illegible])

شیعہ: اس عبارت میں تو خمینی صاحب نے حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور یزید کی خلافت پر طعن و تشنیع کی ہے۔ اللہ کی ذات کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا؟

سلیم:۔ آپ مجھے اوپر کی آیت کی روشنی میں بتائیں کہ حکومت دینا یا چھین لینا کس کا فعل ہے؟

شبیر:۔ اللہ تعالیٰ کا۔

سلیم:۔ تو حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور یزید کو حاکم بنانے والا کون ہے؟

شبیر:۔ اللہ تعالیٰ۔

سلیم:۔ یہی بات تو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور یزید کو اللہ نے ہی تو حکومت دی ہے۔ اور خمینی کہتا ہے کہ میں ایسے خدا کو لائق عبادت نہیں سمجھتا۔ جس نے مذکورہ اشخاص کو حکومت دی ہے۔

شبیر:۔ اب میری سمجھ میں بات آئی۔ یہ عبارت تو واقعی کفریہ عبارت ہے۔ لیکن میرے ذہن میں ایک سوال پیدا ہو رہا ہے کہ حکومت دینا اگر اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تو اس وقت دنیا میں بڑے بڑے فساق و فجار بلکہ کافر قسم کے لوگ بھی حکومت کر رہے ہیں۔ اگر یہ نظریہ مان لیا جائے کہ حکومت اللہ دیتا ہے تو گویا ان کافروں، فاسقوں، جابروں وغیرہ کو بھی حکومت اللہ نے دی ہے۔

سلیم:۔ نہیں، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے۔

"اعمالکم عمالکم۔ (حدیث)

ترجمہ:۔ جیسے تمہارے اعمال ہونگے ویسے تمہارے حکمران ہونگے"۔

تو اللہ تعالیٰ پر حرف کیسے آئیگا؟ اس کا قانون ہے جیسی عوام ہو گی ویسے ہی ان پر حکمران مسلط کر دیے جائیں گے۔ اگر عوام اپنے اندر اسلامی تبدیلی لائیں گے تو ان کے حکمران بھی پھر انہی میں سے ہونگے۔ گویا جیسی عوام ویسے حکام۔

شبیر:۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ شیعہ قیامت کو بھی تو مانتا ہے؟ آپ



ذرا وضاحت کریں کہ اس میں بھی کوئی اختلاف ہے؟

سلیم:۔ صرف قیامت کو مان لینا کافی نہیں بلکہ قیامت کے اس تصور کو ماننا ضروری ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ مثلاً"

"ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ○ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ○"

(الزلزال) ۱

ترجمہ:۔ "اور جس نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرا برابر برا عمل کیا وہ اسے بھی دیکھ لے گا"۔

قرآن 'قیامت کا یہ تصور پیش کرتا ہے کہ جہاں اچھے اور برے اعمال کے مطابق انسان کے ساتھ جزا و سزا کا معاملہ ہو گا۔

## شیعہ کا نظریہ قیامت

لیکن شیعہ کا نظریہ یہ ہے کہ چونکہ ہمارے دلوں میں اہل بیت کی محبت ہے اس لئے ہمارا کوئی برا عمل یا گناہ ہمیں جہنم میں لے جانے کا باعث نہیں۔ جب کل آپ اعمال کا وزن کیا جائے گا تو ترازو کے ایک پلڑے میں ہمارے تمام گناہ اور دوسرے پلڑے میں ایک پرچہ، جس پر یہ لکھا ہو گا کہ "یہ محض اہل بیت سے محبت رکھنے والا ہے" رکھ دیا جائے گا۔ جس کے وزن سے محبت اہل بیت والا پلڑا جھک جائے گا، اور وہ شخص جنت میں چلا جائیگا۔ (ضمیمہ مقبول اردو صفحہ ۴۵۳)

اب آپ بتائیں کہ شیعہ "نظریہ قیامت" میں بھی اہل اسلام سے متفق ہیں؟

شبیر:۔ یہ عجیب نظریہ ہے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دنیا میں جتنے چاہو گناہ کرتے رہو، اس دل میں اہل بیتؓ کی محبت ہونی چاہیے، جو جنت میں لے جانے

کا سبب بن جائیگی؟

سلیم:۔ تو اور کیا؟ دنیا میں بھی مزے کرو اور آخرت میں بھی۔ "بس شیعہ بن جاؤ"۔

شبیر:۔ نہیں بھئی، دنیا میں تو مزے ہیں ہی لیکن آخرت میں ان کے لئے مزے کہاں؟ یہ تو ان کا خیال اور وھم ہے۔ ایسے تھوڑی جنت مل جائے گی؟ یہ جنت تو نہ ہوئی خالہ جان کا گھر ہوا؟

سلیم:۔ میں انہی کے نظریے کی بات کر رہا ہوں۔ کہ وہ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ دنیا میں عیاشی کرتے رہیں اور آخرت میں اہل بیتؓ سے محبت کی بدولت جنت مل جائیگی۔ کیا خوب رہی؟

رات کو خوب سی پی، صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند ہے، ہاتھ سے جنت نہ گئی

شبیر:۔ کافی وقت بیت گیا ہے۔ آپ بھی یقیناً" تھک گئے ہونگے لیکن چند چیزیں میرے ذہن میں کھٹکتی ہیں۔ اگر آپ کو بوریت نہ ہو رہی ہو تو پوچھوں؟

سلیم:۔ ہاں، ہاں ضرور پوچھیں اور یہاں سے مطمئن ہو کر جائیں۔

شبیر:۔ یہ بات تو سمجھ گیا کہ شیعہ کافر ہی نہیں بلکہ بدترین کافر ہے لیکن شیعہ کے علاوہ دنیا میں اور بھی تو کافر ہیں۔ ہندو، سکھ، مجوسی، یہودی، عیسائی قادیانی وغیرہ سبھی کافر ہیں، لیکن "سپاہ صحابہؓ" والے صرف ایک ہی نعرہ لگاتے ہیں۔

"کافر کافر، شیعہ کافر"

وہ آخر کافر کافر، ہندو کافر۔ کافر کافر، سکھ کافر، کافر کافر مجوسی کافر یا کافر کافر، قادیانی کافر کے نعرے کیوں نہیں لگاتے؟ صرف شیعہ کے کفر کا نعرہ لگانا اور دوسرے تمام کافروں کو نظر انداز کر دینا چہ معنی دارد؟



سلیم:۔ اس کا صحیح جواب تو سپاہ صحابہؓ والے ہی دے سکتے ہیں لیکن میری [illegible] آئی ہے وہ یہ ہے کہ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، قادیانیوں [illegible] کے بارے میں تو کسی کو شبہ ہی نہیں۔ ہر چھوٹا بڑا مسلمان جانتا ہے [illegible] ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی مسلمان آج ان کافروں سے مسلمانوں [illegible] کرتا۔ نہ ان کو شادی غمی میں بلاتا ہے۔ نہ ان سے کوئی مسلمان [illegible] ہے اور نہ ان کی دعوتوں میں جاتا ہے۔ اس لئے کہ بچہ بچہ ان [illegible] آگاہ ہے اور کوئی انہیں مسلمان تسلیم نہیں کرتا۔ لہٰذا ان کے [illegible] اس اعلان کی ضرورت ہی نہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ لیکن شیعہ کا [illegible] ان سے الگ ہے۔ شیعہ کو ہمارے ناواقف مسلمان بھائی، مسلمان سمجھتے [illegible] ان سے رشتہ ناطہ کرتے ہیں، ان کی شادی، غمی میں شریک ہوتے ہیں، [illegible] شادیوں اور غمیوں میں شریک کرتے ہیں۔ گویا ان سے مسلمانوں والا [illegible] اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت [illegible] کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ کریں اور انہیں [illegible] آپ مسلمان سمجھ کر مسلمانوں والا برتاؤ کر رہے ہیں وہ حقیقت [illegible] نہیں۔ بلکہ اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر اسلام سے خارج ہیں۔

[illegible] بات تو معقول ہے۔ اہل تشیع کے بارے میں عوام کی سوچ یہی ہے [illegible] لکھے اور سمجھدار لوگ بھی شیعہ سنی اختلاف کو معمولی [illegible] اختلاف سمجھ کر شیعہ سنی بھائی چارہ کی فضا قائم رکھنے کی [illegible] ہیں۔ جبکہ شیعہ سنی اختلاف، فروعی قسم کا اختلاف ہرگز [illegible] بنیادی عقائد میں شدید اختلاف موجود ہے۔ اور صرف اختلاف ہی [illegible] شیعہ کے عقائد تو سراسر کفر پر مبنی ہیں جن کی موجودگی میں ان سے [illegible] سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سلیم :- آپ ماشاء اللہ سمجھ دار ہیں اور یہ بات بڑی آسانی سے آپ کی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام اور کفر بھلا کیسے یکجا ہو سکتے ہیں۔ جس طرح ہندو مسلم اتحاد' عیسائی مسلم اتحاد' یہود مسلم اتحاد' قادیانی مسلم اتحاد نہیں ہو سکتا اسی طرح شیعہ مسلم اتحاد بھی ناممکنات میں سے ہے۔ ہاں بعض ملکی' سیاسی یا علاقائی مسائل کے حل کے لئے اتحاد ہو سکتا ہے۔

شبیر :- جب یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو پھر ان سے سیاسی یا علاقائی اتحاد کیوں کیا جائے؟

سلیم :- اگر ان سے اتحاد کیے بغیر کام چل سکتا ہو تو ان سے اتحاد نہ کرنا ہی بہتر ہے لیکن اگر کبھی ملکی یا سیاسی یا علاقائی معاملات میں ضرورت پڑے تو ان سے اتحاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ سیاسی طور پر ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدینہ میں یہود سے معاہدہ کیا تھا۔ اور یہ معاہدہ اسلامی اسٹیٹ کی بقا اور استحکام کے لئے تھا۔

شبیر :- ٹھیک! میں سمجھ گیا لیکن ایک بات تو بتائیں۔ میں نے سنا ہے کہ کسی کافر کو "کافر" نہیں کہنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کل کو مسلمان ہو جائے' کیا یہ بات صحیح ہے؟

سلیم :- یہ بات کچھ معقول نظر نہیں آتی اس لئے کہ اگر کسی کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے شاید کہ وہ کل کو مسلمان ہو جائے تو پھر کسی مسلمان کو بھی مسلمان نہیں کہنا چاہئے' شاید کہ وہ کل کو کافر ہو جائے۔

پھر کسی بچے کو بھی بچہ نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو جوان ہو جائے۔

پھر کسی جوان کو بھی جوان نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو بوڑھا ہو جائے۔

پھر کسی زندہ کو بھی زندہ نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو مردہ ہو جائے۔



پھر کسی بیمار کو بھی بیمار نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو تندرست ہو جائے۔

پھر کسی تندرست کو بھی تندرست نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو بیمار ہو جائے۔

پھر کسی چور کو بھی چور نہیں کہنا چاہئے کہ شاید وہ کل کو چوکیدار بن جائے۔

پھر کسی وزیر کو بھی وزیر نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو صدر بن جائے۔

پھر کسی قیدی کو بھی قیدی نہیں کہنا چاہئے' شاید کہ وہ کل کو آزاد ہو جائے۔

پھر کسی آزاد کو بھی آزاد نہیں کہنا چاہئے۔ شاید کہ وہ کل کو قیدی بن جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو چور ہے اسے چور کہا جائیگا۔
جو الو ہے اسے الو کہا جائے گا۔
جو شریف ہے اسے شریف کہا جائے گا۔
جو وزیر ہے اسے وزیر کہا جائے گا۔
جو قیدی ہے اسے قیدی کہا جائے گا۔

اسی طرح جو مسلمان ہے اسے مسلمان کہا جائیگا۔ جو کافر ہے اسے کافر کہا جائیگا۔ اور جو مسلمان ہے اسے کافر کہنا اور جو کافر ہے اسے مسلمان کہنا زیادتی ہے۔

شبیر :- آپ ہی بتائیں کہ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ ابو جہل' مسلمان تھا یا کافر؟ ابو لہب' مسلمان تھا یا کافر؟ فرعون' مسلمان تھا یا کافر؟ نمرود' مسلمان تھا یا کافر؟ قادیانی' مسلمان ہیں یا کافر' ہندو' مسلمان ہیں یا کافر' مجوسی' مسلمان ہیں یا کافر؟ آپ مجھے کیا جواب دیں گے؟

سلیم :- ان لوگوں یا ان طبقات کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ تو واقعی کافر تھے۔

سلیم :- تو پھر میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے کافروں کو کافر کیوں کہا؟

شبیر :- بھئی! یہ تو دنیا جانتی ہے اور تمام اہل اسلام نے بتایا ہے کہ مذکورہ لوگ یا طبقات غیر مسلم اور کافر ہیں۔ اس لئے ہم بھی بلا جھجک انہیں کافر کہتے ہیں۔

سلیم :- تو بات واضح ہو گئی ناں کہ کافر کو کافر کہنا صحیح ہے اور بعض اوقات تو کافر کو کافر کہنا ضروری ہو جاتا ہے؟

شبیر :- وہ کب؟

سلیم :- جب لوگ کافروں کو مسلمان سمجھ کر اپنے ایمان کو نقصان پہنچا رہے ہوں۔ جیسے آج اگر لوگ ابو جہل، ابولہب، فرعون، نمرود اور ہامان وغیرہ کو مسلمان سمجھنے لگ جائیں تو ظاہر ہے کہ انہیں یہ بتانا ضروری ہو جائے گا کہ جن کو تم مسلمان سمجھ رہے ہو مسلمان نہیں بلکہ کافر تھے۔ اور اگر ہم، لوگوں کو نہیں بتائیں گے تو ہم بھی اللہ کے ہاں مجرم ٹھہریں گے۔

چنانچہ جب یہ بات آپ پر واضح ہو گئی کہ شیعہ مسلمان نہیں۔ اور عوام ناواقفیت اور کم علمی کی وجہ سے انہیں مسلمان سمجھ کر اپنا ایمان اور عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ ان سے رشتے ناطے کر رہے ہیں۔ ان سے مسلمانوں والا برتاؤ کر رہے ہیں تو میری اور آپ کی یہ مذہبی ذمہ داری ہے کہ ہم انہیں بتائیں کہ شیعہ مسلمان نہیں اس لئے ان سے رشتہ ناطہ حرام ہے۔

شبیر :- یہ تو آپ نے بڑی اہم بات بتائی۔ واقعی کسی غیر مسلم سے تو نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔ تو جو لوگ شیعہ کو بیٹی کا رشتہ دیتے ہیں یا ان سے رشتہ لیتے ہیں، تو بہت بڑا گناہ کر رہے ہیں؟

سلیم :- اس میں کیا شک ہے۔ جب یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی غیر مسلم



سے نکاح نہیں ہوتا اور شیعہ بھی غیر مسلم ہے تو نکاح کہاں ہوا؟ جب نکاح ہی نہیں ہوا تو ایسے رشتے ناطے کی صورت میں تو زندگی بھر "زنا" کا گناہ لازم آئے گا۔

شبیر :- اور اس صورت میں جو اولاد پیدا ہو گی وہ کس ضمرے میں جائے گی؟

سلیم :- آپ خود ماشاء اللہ سمجھدار ہیں۔ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ اولاد کس کھاتے میں جائے گی۔

شبیر :- اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو لوگ شیعہ کے کفر سے ناواقفیت کی بنا پر ان سے رشتے داریاں کر رہے ہیں، انہیں شیعہ کے کفر سے آگاہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ورنہ ان کے گناہ میں ہم بھی شریک ہونگے؟

سلیم :- اگر ہم قدرت ہونے کے باوجود انہیں نہیں بتائیں گے تو یقیناً" ہم بھی اللہ کے ہاں مجرم ہونگے۔

شبیر :- یہ تو لوگوں میں مشہور ہے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہ کہو، یہ غلط ہے؟

سلیم :- ظاہر ہے یہ عوام الناس کا پھیلایا ہوا شوشہ ہے، جبکہ قران پاک میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ کافروں کو کافر کہو۔

شبیر :- قران میں یہ بات کہاں لکھی ہے؟

سلیم :- دیکھیے، قران پاک کے آخری پارے میں ایک سورت ہے۔ جسے سورۃ الکافرون کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت میں ہے۔ قل یایھا الکافرون۔ ترجمہ: آپ کہہ دیجئے (اے نبی) اے کافرو!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ کافروں سے اس طرح خطاب کرو کہ اے کافرو!

اب آپ ہی بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اے کافروO
کن لوگوں سے کہا تھا؟ مسلمانوں سے یا کافروں سے؟ ظاہر ہے کہ کافروں
ہی اس آیت میں خطاب ہے۔ اور صاف لفظوں میں خطاب ہے کہ "اے کا
!"

معلوم ہوا کہ کافر کو کافر کہنا غلط نہیں بلکہ یہ تو اللہ کا حکم ہے۔ اور حضو
کی سنت ہے۔

ہاں! کسی کافر کو اگر آپ کسی کام سے بلانا چاہتے ہیں۔ یا اسے اپنی طر
متوجہ کرنا چاہتے ہیں یا وہ آپ کے سامنے جا رہا ہے اور آپ اسے آواز د
چاہتے ہیں تو اس وقت اسے "کافر" کہہ کر نہیں بلکہ اس کا نام لے کر ا
آواز دو۔ "او کافر!" کہہ کر آواز دینا اخلاقاً" صحیح نہیں۔ اسی چیز کی حدیث
بھی ممانعت آئی ہے۔ لیکن کافروں کا کفر واضح کرنے کے لئے عوام کو بتانا
اس قسم کے عقائد و نظریات رکھنے والا شخص یا طبقہ کافر ہے' گناہ نہیں
ضروری ہے' تاکہ عوام اس کے کفر سے آگاہ ہو کر اپنے ایمان و اسلام
بچانے کی فکر کریں۔

شبیر:۔ تو سپاہ صحابہؓ کا مقصد گویا یہ ہوا کہ شیعہ کو پاکستان میں غیر مسلم اقل
قرار دیا جائے۔

سلیم:۔ صرف یہ مقصد نہیں بلکہ سپاہ صحابہؓ کے راہنما یہ بتاتے ہیں کہ
صحابہؓ کا مقصد پاکستان میں نظام خلافت راشدہؓ کے نفاذ کی راہ ہموار کرنا ہے
لیکن اس نظام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ ہے' حکمران اسے مسلم
سمجھتے ہوئے اس کی رائے کا بھی احترام کرتے ہیں اس لئے حکام و عوام کو
باور کرانا ضروری ہے کہ شیعہ مذہب اسلام سے متصادم ہے اس لئے اسلا
نظام کے نفاذ کے لئے شیعہ کی رائے کا احترام ضروری نہیں۔



[illegible] اسلامی نظام یا خلفائے راشدینؓ کے نظام کے نفاذ کی بات تو
[illegible] تنظیمیں بھی کرتی ہیں تو پھر سپاہ صحابہؓ والوں کو الگ پلیٹ
[illegible] کیوں محسوس ہوئی؟
[illegible] تنظیمیں بھی نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی بات تو کرتی
[illegible] اہل تشیع کو مسلمان سمجھتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ ملا کر
[illegible] کرنا چاہتی ہیں جبکہ شیعہ خلفاء راشدینؓ ہی کو مسلمان
[illegible] کے نظام کے نفاذ کے لئے کیا خاک تعاون کرے گا؟
[illegible] کہ ملک میں خلفائے راشدینؓ والا نظام حکومت
[illegible] کوشش کر رہا ہے' یہی وجہ ہے کہ ہمارے
[illegible] سے لے کر آج تک اس نظام کے نفاذ میں
[illegible] شیعہ کے تعاون سے اسلام کے نفاذ کی
[illegible] کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے کہ شیعہ نے ہر
[illegible] اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے۔

# شیعیت، تاریخ کے آئینے میں

شبیر:۔ آپ نے تاریخ کی بات کی ہے۔ کیا آپ تاریخ میں شیعہ کی اسلا
دشمنی کی کوئی مثال پیش کریں گے؟

سلیم:۔ جی ہاں! اسلام کے ابتدائی دور سے ہی شیعہ نے اسلام دشمنی کو
وطیرہ بنایا ہے۔ خلفائے راشدینؓ میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ کو شہید کیا گیا
جن کو ایرانیوں نے ایک سازش کے تحت فتوحات فاروقی کا انتقام لینے ک
ایک کرائے کے غلام ابو لولو فیروز مجوسی سے شہید کروایا۔ اور شیعہ آج
قاتل فاروق اعظمؓ ابو لولو فیروز مجوسی کو "بابا شجاع" کہہ کر اس سے اظ
عقیدت کرتے ہیں اور اس کے اس مکروہ فعل پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔

## شہادت عثمان غنیؓ

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عن
دور خلافت آیا جس میں تقریباً "۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع رقبے پر اسلا
پرچم لہرانے لگا۔ دشمنان اسلام اور دشمنان نظام خلافت راشدہ کو اسلام
عروج ایک آنکھ نہ بھایا۔ اور انہوں نے اسلام کے اس عظیم تاجدار کو شہی
دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت دشمنان اسلام کے لئے یوم
تھا۔ اور آج تک شیعہ ۱۸ ذوالحجہ کو، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا
شہادت ہے، "عید غدیر" کے طور پر مناتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں، ش
تقسیم کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے طور پر نئے لباس پہنتے ہیں، اور اپنے
عمل سے وہ قاتلان عثمانؓ سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔



## شہادت حضرت علیؓ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور
خلافت آیا۔ ابتداء اسلام سے اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ مدینہ منورہ چلا آرہا
تھا۔ لیکن جب حضرت علیؓ کا دور خلافت آیا تو ایک خفیہ سازش کے تحت انہیں
دارالخلافہ مدینہ سے کوفہ منتقل کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اور پھر کوفہ میں حضرت
علیؓ کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ قدم قدم پر ان کے راستے میں
رکاوٹیں ڈالی گئیں اور یہ رکاوٹیں ڈالنے والے اپنے آپ کو "شیعان علیؓ"
[illegible] یہ تمام حقائق شیعہ کی معتبر ترین کتاب "نہج البلاغہ" میں دیکھے جا
[illegible] حضرت علیؓ کو بھی شیعوں نے شہید کر دیا۔

## شہادت حسینؓ

حضرت علیؓ کی کوفہ میں شہادت کے بعد شیعیت کا اگلا نشانہ فرزند علیؓ
[illegible] حضرت حسینؓ بن علیؓ تھے۔ جن کو شہید کرنے کے لئے منظم
[illegible] ہزاروں خطوط لکھ کر مدینہ سے کوفہ بلوایا گیا۔ اور جب
[illegible] ظاہری اخلاص اور محبت سے متاثر ہو کر کوفہ پہنچے تو انہیں بھی
[illegible] شہید کر دیا گیا۔

[illegible] حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کوفہ میں شہید کئے گئے۔ جس کے
[illegible] نور اللہ شوستری اپنی کتاب "مجالس المومنین" کی
[illegible] ہے کہ "کوفہ اہل تشیع کا شہر تھا" جہاں اہل سنت نہ
[illegible]"

جب یہ بات تسلیم کرلی گئی کہ کوفہ شیعوں کا شہر تھا، تو اسی شہر میں حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کا شہید ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ان دونوں شخصیات کے قاتل کوفہ کے شیعہ ہیں۔ مزید ثبوت کے لئے شیعہ کتاب "جلاء العیون" کا مطالعہ کریں جس میں شہدائے کربلا کے ورثا کا احتجاج تحریر ہے۔ کہ میں ہمارے شیعوں نے بلوایا اور پھر شہید کر دیا۔

## بغداد کی تباہی

"ملت اسلامیہ کے خلیفہ مستعصم باللہ کا ایک شیعہ وزیر تھا جس کا نام تاریخ "ابن علقمی" بتلاتی ہے، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "تاریخ الخلفاء" میں ابن علقمی کو کٹر شیعہ لکھا ہے۔ اس نے محض شیعہ اسٹیٹ قائم کرنے کے لئے تاتاریوں سے سازباز کی۔ ہلاکو اور چنگیز کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ اور اس حملہ کے نتیجے میں بغداد میں ہلاکو اور چنگیز نے مسلمانوں کا اس قدر قتل عام کیا کہ تاریخی روایات کے مطابق کئی دنوں تک دجلہ دریا کا پانی سرخ رہا۔ پھر بغداد میں مسلمان علماء و مفکرین کی تحریر شدہ کتابوں کو دریا برد کر دیا گیا۔ جن کی سیاہی نے کئی مہینوں تک دجلہ کے پانی کو سیاہی مائل رکھا۔ اس طرح شیعہ سازش کے نتیجے میں دولت عباسیہ سخت ترین نقصان سے دوچار ہوئی اور بغداد، مسلمانوں کا مقتل بن گیا۔

## مصر کی فاطمی حکومت

تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ مصر میں شیعوں کی فاطمی حکومت، وہ متعصب ترین حکومت تھی۔ جس میں اہل سنت



[illegible] اپنے آپ کو موت کے حوالے کردینے کے مترادف تھا۔
[illegible] حضرت ابوبکرؓ کو خلفائے برحق تسلیم کرتے تھے۔ اور ان عظیم [illegible] وابستگی رکھتے تھے۔ انہیں فاطمی دور حکومت میں [illegible] اگر کوئی مسلمان، زندہ رہتا تو اس کے لئے ضروری [illegible] قبول کرے، گویا فاطمی حکومت میں مسلمانوں کو مذہبی [illegible] نے مسلمانوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔

## صفوی دور حکومت

[illegible] ایران میں اہل سنت واضح اکثریت میں تھے۔ لیکن [illegible] صفوی شیعہ کا دور حکومت آیا تو اس سیاہ ترین دور [illegible] قتل عام روز مرہ کا معمول بن گیا۔
[illegible] چوراہوں پر بنے ہوئے سرکاری اسٹیجوں پر لایا [illegible] یہ قیامت خیز منظر دیکھنے کے لئے موجود ہوتی۔
[illegible] کیا جاتا کہ وہ اسٹیج پر کھڑے ہو کر مجمع عام کے سامنے [illegible] حضرت عثمانؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہؓ کے [illegible] اور ان پر تبرا کریں۔ اگر وہ ایسا کر لیتے تو ان کی [illegible] انہیں قتل کر دیا جاتا۔
[illegible] کے ان مظالم و شدائد کے نتیجے میں بہت سے مسلمانوں [illegible] جس کی وجہ سے آج ایران میں شیعہ اکثریت میں [illegible]

# متفرقات

تاریخ نے جن سیاہ ترین ادوار حکومت کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں ایک دور حکومت ہندوستان کے ایک شیعہ حکمران، آصف خان کا بھی ہے۔ جس نے ایران سے نادر شاہ کو دہلی بلوایا اور جس طرح بغداد میں ابن علقمی نے چنگیز خان کے ذریعے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اور بغداد کو تباہ و برباد کیا، اسی طرح آصف خان نے بھی نادر شاہ کے ذریعے دہلی میں مسلمانوں کے خون کو پانی کی طرح بہایا اس کے دور حکومت میں صرف اسی شخص کی جان بخشی ہو سکتی تھی جس کے بارے میں سرکار کو یقین ہو جائے کہ وہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

اسی طرح کے بے شمار واقعات تاریخ کی کتابوں میں شیعہ کی مسلم دشمنی اور اسلامی دشمنی کو بے نقاب کرتے ہیں، تاریخ کا ہر طالب علم اس حقیقت کو بخوبی جانتا ہے کہ ملت اسلامیہ کے عظیم فرمانروا اور جرنیل صلاح الدین ایوبی سے غداری کر کے مملکت اسلامیہ کو نقصان پہنچانے والے شیعہ تھے۔

☆ ترکوں سے غداری کر کے سلطان عبدالحمید کو معزول کرانے والے شیعہ تھے۔

☆ اسلامی حکومت کے سربراہ نورالدین زنگی پر قاتلانہ حملہ کے مرتکب شیعہ تھے۔

☆ سلطان ٹیپوؒ سے غداری کرنے والا میر صادق شیعہ تھا۔

☆ نواب سراج الدولہ سے غداری کر کے دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنے والا میر جعفر شیعہ تھا۔

☆ ملتان میں اہل سنت کے خون سے ہاتھ رنگین کرنے والا ابوالفتح داؤد



شیعہ تھا۔

☆ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان کو دو لخت کرنے والا حکمران یحییٰ خان شیعہ تھا۔

☆ مسلک اہل حدیث کے جید اور متبحر عالم دین اور عظیم اسکالر علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتل شیعہ تھے۔

☆ سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سب سے پہلے قائد و بانی حضرت علامہ حق نواز جھنگویؒ کو شہید کرنے والے شیعہ تھے۔

☆ چند سال قبل سعودی عرب میں حج کے موقع پر عین حرم پاک میں غیر قانونی جلوس نکالنے اور دہشت گردی کا مظاہرہ کر کے حجاج کرام کو ایذا پہنچانے والے شیعہ تھے۔

☆ سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا قاری ایثار القاسمی کو شہید کرنے والے شیعہ تھے۔

☆ مولانا عبدالصمد آزاد سمیت جھنگ کے پانچ جید علماء کرام کو دن دہاڑے گولیوں کا نشانہ بنانے والے شیعہ تھے۔

☆ چند سال قبل اسلام آباد سکرٹریٹ پر حملہ کر کے عملے کو زدو کوب اور فرنیچر کو تباہ و برباد کرنے کے مرتکب شیعہ تھے۔

☆ جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق پر بموں اور راکٹوں سے حملہ کرنے اور مولانا کے دو محافظوں کو شہید کرے والے شیعہ تھے۔

☆ لاہور سیشن عدالت میں خطرناک ترین بم دھماکہ کر کے قائد سپاہ صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی سمیت درجنوں پولیس اہلکاروں اور صحافیوں کو شہید کرنے والے اور جرنیل سپاہ صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارق سمیت بیسیوں بے گناہوں کو شدید زخمی کرنے والے شیعہ تھے۔

شبیر:۔ سلیم بھائی! میں آپ کا بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے میرے سامنے آج ایک ایسی حقیقت بیان کی جو آج تک میری نظروں سے پوشیدہ تھی۔ آپ یقین جانیں مجھے آج تک خود یہ معلوم نہیں تھا کہ ہمارے مذہب میں اس قدر خرافات ہونگی۔ لیکن آپ نے تو ایک مخفی حقیقت کو میرے سامنے منکشف کر دیا۔ اور آپ نے شیعہ مذہب کے رد میں جو دلائل پیش کئے ہیں، اگر کوئی عقل سلیم رکھنے والا تعصب کی عینک اتار کر ان دلائل پہ غور کر لے تو وہ یقیناً شیعہ مذہب پر چار حرف بھیجتے ہوئے فی الفور تائب ہو کر صحیح اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر لے گا۔

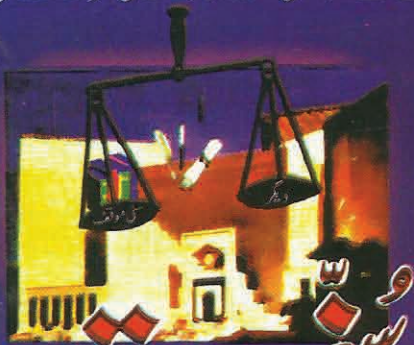
آج مجھے دیر تو بہت ہو گئی لیکن آپ کے توسط سے اللہ نے مجھ پر بہت سی حقیقتوں کو منکشف کر دیا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

سلیم:۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کو راہ حق کا راہی بنا دیا، خداوند عالم مجھے اور آپ کو حق و صداقت کی راہ پر گامزن رکھے۔

وما علینا الا البلاغ

# سپریم کورٹ آف پاکستان

کے لئے علمائے اہل سنت والجماعت کی طرف سے مرتب کردہ



# سُنّی مؤقف

جو اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان کے
طلب کرنے پر مرتب کیا گیا

عالمی مجلس تحفظ اسلام پاکستان